قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ

(الف)

صفحہ	عنوان

صفحہ	عنوان

(ص)

(ض)

صفحہ	عنوان

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

(ک)

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

صفحہ	عنوان

صفحہ	عنوان

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

استاد حدیث و رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

ترمذی شریف کی روایت ہے مثل امتی مثل المطر لایدری اولہ خیر ام آخرہ یعنی میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے پتہ نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

جس طرح خشک سالی کے موسم میں بارش کا ہر قطرہ زمین کی تروتازگی کھیتوں کی ہریالی اور باغوں کی شادابی کے لئے مفید ہے اسی طرح دین و شریعت کے حساب سے اس امت کے اگلے پچھلے سلف و خلف سمیت پوری امت ایسی ہے جب یہ ہے کہ یہ امت مرحومہ ہے اس امت کا کوئی دور خیر سے خالی نہیں ہو سکتا۔

دور اول کی بزرگ ہستیوں کو اگر صحابیت و رفاقت، مدد و حمایت، تبلیغ و دعوت، اعانت و تقویت کا شرف حاصل ہے تو بعد کے آنے والوں نے نبوت و رسالت کو دلوں کا نور تسلیم کیا، دین کا استحکام و دوام بخشا اور چار دانگ عالم میں اس کا پرچار کیا۔

مجتہدین کرام کو شریعت کی تدوین و تاسیس کا شرف حاصل ہے تو متاخرین کو تسہیل و ترتیب، تہذیب و تنقیح اور توسیع و تاکید و تلخیص کی فضیلت حاصل ہے لیکن مجموعی فضیلت اسلاف کو حاصل ہے جو برکت اور نورانیت ان کے علوم میں ہے وہ بعد میں آنے والے کے علوم میں نہیں آپ کے علاوہ امت پر کیا بڑا احسان ہوگا کہ

و معارف کے علمی جواہر پارے امت کے سامنے ان کے مزاج اور ذوق کے مطابق پیش کر رہے ہیں، رفیق محترم مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی مدظلہ نے کچھ عرصے سے یہی سلسلہ شروع کر رکھا ہے، موصوف محترم نے فقہی مسائل کو حروف تہجی کے حساب سے آسان اور سہل انداز میں ترتیب دیا ہے، اس سے پہلے روزے کے مسائل اسی ترتیب سے شائع کر چکے ہیں، جو بہت مقبول ہوئے، اب انہوں نے اسی ترتیب پر فقہ ابواب کو ترتیب دینا شروع کیا ہے، یہ حصہ فقہ البیوع (تجارت) کے مسائل پر مشتمل زیر نظر ہے، مجھے امید ہے کہ آگے باب معاملات کے مسائل بھی زیر بحث لائیں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائیں اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

مفتی محمد سعید المجید دین پوری

استاذ حدیث و نائب رئیس دار الافتاء

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مؤرخہ ۱۴۲۷ھ ـ ۲ ـ ۵ ـ ۲۰۰۶ء

آنکھ

☆...... جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو، یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی (بینائی) یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔ (۱)

☆...... جو جانور ترچھی آنکھوں سے دیکھتا ہے اس کی قربانی درست ہے۔ (۲)

اجازت

اگر کوئی شخص دوسرے آدمی کی واجب قربانی کرنا چاہے تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

ہاں اگر کسی جگہ یہ رواج ہو کہ شوہر اپنی بیوی یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کر دیا کرتا ہے اور بیوی اور اولاد کو بھی یہ بات معلوم ہو تو اس عرف و رواج کی

---

(۱) ولا يضحي بالعمياء والعوراء والعجفاء ولا مقطوع أكثر العين أي التي ذهب أكثر نور عينها فأطلق القطع على الذهاب والصحيح أنه الثلث وما دونه قليل وما زاد عليه كثير وعليه الفتوى. هندية ج ۵ ص ۲۹۸، شامي ج ۶ ص ۳۲۳، بدائع ج ۵ ص ۷۵، لأنه يرجع إلى التضحية ... البحر ج ۸ ص ۲۰۲، فتح القدير ج ۸ ص ۴۳۳، رشيدية. ومعرفة ذهاب ... بأن تشد العين المعيبة بعد أن لا تعتلف الشاة يوما أو يومين ثم يقرب العلف إليها قليلا قليلا فإذا رأته من موضع أعلم عليه ثم تشد الصحيحة وقرب إليها العلف كذلك فإذا رأته من مكان أعلم عليه ثم ينظر إلى تفاوت ما بينهما فإن كان ثلثا فالذاهب هو الثلث وإن نصفا فالنصف. هندية ج ۵ ص ۲۹۸، رشيدية. رد المحتار ج ۶ ص ۳۲۳، سعيد. البحر ج ۸ ص ۱۷۵، سعيد. بدائع ج ۵ ص ۷۵، سعيد. لأنه يرجع إلى محل التضحية.

(۲) والحولاء تجزئ: وهي التي في عينها حول. عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۸، رشیدیه

(۳) ولو ضحى عن أولاده الكبار وزوجته لا يجوز إلا بإذنهم. بدائع ج ۵ ص ۷۲، فصل وما كيفية الوجوب. سعيد. ولو ضحى ببدنة عن نفسه وعرسه وأولاده ليس هذا في ظاهر الرواية وقال الحسن بن زياد في كتاب الأضحية ... لا تجوز عنه ولا عنهم في قولهم جميعا لأن نصيب من لم يأمر صار لحما فصار الكل لحما كذا في فتاوى قاضيخان. فتاوى هندية ج ۵

☆ ... بھیڑ سے بکری افضل ہے۔(۱)

☆ ... مادہ کی قربانی نر سے افضل ہے۔(۲)

☆ ... جس قربانی کی قیمت زیادہ ہو وہ بہتر ہے اور اگر دو جانوروں کی قیمت برابر ہو لیکن ایک کا گوشت زیادہ ہے تو وہی بہتر اور افضل ہے۔(۳)

الٹا کھینچنا

جانور کو ذبح کرنے کی جگہ تک پکڑ کے پیچھے کی ٹانگوں کو آگے کی طرف سے کھینچنا مکروہ تحریمی ہے۔(۴)

"اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرنا

صرف "اللہ اکبر" کہہ کر جانور ذبح کرنے سے جانور حلال ہوگا اور گوشت کھانا جائز ہوگا البتہ سنت کے خلاف ہے مکروہ ہے اس لئے "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر جانور کو ذبح کرے۔(۵)

— ص: ۳۲۲ ط سعید ہندیہ ج۵ ص: ۲۹۹ الباب الخامس ط رشیدیہ۔

(۱) الكبش والنعجة اذا استويا في القيمة واللحم فالكبش افضل فتاوی ہندیہ ج۵ ص: ۳۰۰ الباب الخامس ط رشیدیہ شامی ج۶ ص: ۳۲۲ ط سعید

(۲) ان الانثى افضل من الذكر اذا استويا قيمة الدر المختار شامی ج۶ ص: ۳۲۲ سعید ہندیہ الباب الخامس ج۵ ص: ۲۹۹

(۳) وفي الضحية وكان الاستاذ يقول الشاة العظيمة السمينة تساوي البقرة قيمة ولحما افضل من البقرة لان جميع اللحم ... رد المحتار ج۶ ص: ۳۲۲ ہندیہ ج۵ ص: ۲۹۹ والاصل في هذا اذا استويا في اللحم والقيمة فاطيبهما لحما افضل رد المحتار ج۶ ص: ۳۲۲ ط سعید ہندیہ ج۵ ص: ۲۹۹ ط رشیدیہ

(۴) ويكره جرها برجلها الى المذبح فتاوی ہندیہ ج۵ ص: ۲۸۷ كتاب الذبائح الباب الاول ط رشیدیہ شامی ج۶ ص: ۲۹۶ بدائع ج۵ ص: ۶۰ فصل ... قبل التضحية سعید

(۵) لو اقتصر على قوله الله اكبر فالسنة ان ... التسمية ... رد المحتار ج۶ ص: ۳۰۱ كتاب الذبائح ط سعید بدائع ج۵ ص: ۴۸ ہندیہ ج۵ ص: ۲۸۶ ...

اوجھڑی

اوجھڑی کھانا جائز ہے۔(۱)

اولاد

اگر اولاد خود صاحبِ نصاب ہو تو ان پر قربانی کرنا واجب ہوگی، اور اگر وہ صاحبِ نصاب نہ ہو تو والد پر ان کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، اگر والد نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا چاہے کر سکتا ہے، ثواب ملے گا۔(۲)

اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

☆ ماں باپ کے لئے اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہے مثلاً کسی کی اولاد میں دس افراد ہیں اور سب ایک ساتھ رہتے ہیں، ماں باپ کی زندگی میں صرف باپ پر قربانی واجب ہوگی یعنی اپنے نام سے قربانی کرے گا اولاد کے نام سے نہیں۔(۳)

☆ ... اگر اولاد بالغ ہے اور سب الگ الگ صاحبِ نصاب ہیں تو اس صورت

---

(۱) المعجم الاوسط ج ... ص ... رقم الحدیث ... دار الکتب العلمیہ بیروت۔ عن ابی هریرة ... رسول الله ﷺ ... [illegible] ... (۱) و كره تحريما من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر للأثر الوارد في كراهة ذلك. الدر المختار مع الشامي ج ... ص ... [illegible]۔ اوجھڑی کی حرمت کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے۔

(۲) كتاب الاضحية ... [illegible] ... عن ولده ... [illegible] ... بدائع ج ۵ ص ... [illegible] ... عالمگیری ... الباب الاول ... [illegible]

(۳) وليس على الرجل أن يضحي عن أولاده ... عالمگیری ... كتاب الاضحية، الباب الاول في تفسيرها.

میں ہر ایک پر ضروری ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے، اگر باپ اولاد کی طرف سے اولاد کی اجازت سے ان کی قربانی کرے گا تو ان کی قربانی بھی ادا ہو جائے گی اور والد کو ثواب ملے گا البتہ اگر باپ نہیں کرے گا تو ہر ایک پر لازم ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔(۱)

☆... اگر اولاد نابالغ ہے تو ان پر قربانی واجب نہیں ہے۔(۲)

اونٹ

اونٹ میں بھی حنفیہ کے نزدیک سات ہی افراد شریک ہو کر قربانی کر سکتے ہیں نیز سات افراد کی شرکت میں قربانی صحیح ہونا متفق علیہ ہے، اور اس سے زیادہ ہیں کی شرکت مختلف فیہ ہے تو متفق علیہ قول پر عمل کرنا زیادہ احتیاط پر مبنی ہے۔ کفایت المفتی ج/۸/ ۱۸۸(۳)

(۱) ولو ضحى ببدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزأه واجزأهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلك بامرهم فكذلك وان كان بغير امرهم لم يجز عنه ولا عنهم [illegible] البحر الرائق ج:٨ ص:١٧٣ ط سعيد. بدائع ج:٥ ص:٦٤، فصل اما كيفية الوجوب. شامي ج:٦ ص:٣١٥. عن ابي هريرة ان رسول الله ﷺ قال من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا. البحر ج:٨ ص:١٧٣ فتح القدير ج:٨ ص:٤٢٦، ابن ماجه ص:٢٢٦، باب الاضاحي واجبة هي ام لا، ط: قديمي كتب خانه.

(۲) وقوله لا عن طفله يعني لا يجب عليه عن اولاده الصغار لانها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطر. شامي ج:٦ ص:٣١٥، ط سعيد. البحر الرائق ج:٨ ص:١٧٣، ط سعيد.

(۳) [illegible] عن اكثر من سبعة [illegible] عشرة [illegible] بدائع الصنائع ج:٥ ص:٧٠، ط سعيد، فصل في شرائط جواز اقامة الواجب. سعيد. فتح القدير ج:٨ ص:٤٣٤، ط: رشيدية، البحر ج:٨ ص:١٧٣ [illegible] قال الجمهور [illegible] منسوخ بالحديث الآتي عن جابر قال نحرنا بالحديبية مع النبي ﷺ البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة [illegible] حاشية ابن ماجه ص:٢٢٦، ط: قديمي كتب خانه.

ایک حصہ دار مر گیا

سات افراد نے شریک ہو کر ایک بڑا جانور قربانی کیلئے خریدا اور قربانی کرنے سے پہلے ان میں سے ایک شخص مر گیا مگر مردہ کے ورثاء نے ان شرکاء کو اجازت دے دی کہ آپ لوگ میت کی اور اپنی طرف سے قربانی کریں، اگر یہ لوگ ان کی اجازت سے میت اور اپنی طرف سے قربانی کریں گے تو جائز ہوگا اور سب کی قربانی ادا ہو جائے گی۔ (۱)

اور اگر میت کے وارثوں کی اجازت کے بغیر قربانی کریں گے تو درست نہیں ہوگی اور کسی بھی شریک کی قربانی ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے

ایک شخص پر قربانی واجب ہے اور وہ ایک بکرے کے بجائے سات بکرے ذبح کرے تو واجب قربانی ایک بکرے سے ادا ہو جائے گی اور باقی چھ بکرے کی قربانی نفل شمار ہوگی، لیکن بڑے جانور کے ساتویں حصہ کے بجائے پورے جانور کی قربانی کرے گا تو پورے جانور سے واجب قربانی ادا ہوگی۔ (۳)

---

(۱) وإن مات أحد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل. الدر المختار شامی ج:۶ ص:۳۲۶، بدائع ج ۵ ص: ۷۲، هندیه ج ۵ ص: ۳۰۵، باب الثامن ط رشیدیه.

(۲) ولو ذبحوها بلا إذن الورثة لم يجزهم لأن بعضها لم يقع قربة. الدر المختار شامی ج ۶ ص: ۳۲۶، البحر الرائق ج ۸ ص: ۱۷۶، کتاب الاضحیة ط سعید، هندیه الباب الثامن، ج ۵ ص: ۳۰۵.

(۳) ولو ضحى بأكثر من واحدة فالزيادة قربة والزيادة تطوع عند عامة العلماء، خلاصة الفتاوى ج ۴ ص: ۳۱۵. ولو أن رجلا موسرا ضحى ببدنة عن نفسه خاصة كان الكل أضحية واجبة عند عامة العلماء وعليه الفتوى. شامی ج:۶ ص: ۳۳۳، کتاب الاضحیة ط سعید. بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۱۰۰ فصل محل اقامة الواجب ط سعید.

بالغ ہوا

اگر نابالغ ۱۰، ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے بالغ ہو اور وہ مالدار ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔(۱)

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا باپ کے ذمہ ضروری نہیں(۲)، اگر بالغ اولاد خود مالدار ہے تو وہ خود قربانی کرے یا باپ کو اجازت دیدے، بالغ اولاد کی اجازت سے باپ ان کی طرف سے قربانی کرسکتا ہے۔(۳)

بانجھ

بانجھ جانور کی قربانی درست ہے، کیونکہ اس پر ممانعت کا حکم نہیں آیا اور بانجھ ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، جس طرح جانور کا خصی ہونا اور جفتی سے عاجز ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے اسی طرح بانجھ ہونا بھی، بلکہ بانجھ جانور اکثر و بیشتر بڑے جسم (خوب موٹا تازہ) ہوتا ہے اور گوشت بھی عمدہ ہوتا ہے اس لئے قربانی جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن بلغ من الصغار في أيام النحر وهو موسر يجب عليه بإجماع أصحابنا لأن الأهلية من الحر في آخر الوقت لا في أوله. بدائع ج ۵ ص ۶۳، كتاب التضحية فصل أما شرائط الوجوب، ط: سعيد. شامي ج ۶ ص ۳۱۶، كتاب الأضحية، ط: سعيد.

(۲) وليس على الرجل أن يضحي عن أولاده الكبار وامرأته إلا بإذنه. عالمگيري ج ۵ ص ۲۹۳، شامي ج ۶ ص ۳۱۵، بدائع ج ۵ ص ۶۴ فصل أما شرائط الوجوب، البحر ج ۸ ص ۱۷۸، ط: سعيد.

(۳) وإن ضحى بدنة عن نفسه وعن أولاده فإن كانوا صغارا أجزأه وأجزأهم وإن كانوا كبارا فإن فعل ذلك بأمرهم فكذلك وإن كان بغير أمرهم لم يجز على قولهم. بدائع ج ۵ ص ۶۴ فصل أما كيفية الوجوب، البحر ج ۸ ص ۱۷۸، شامي ج ۶ ص ۳۱۶، ط: سعيد.

(۴) تجوز التضحية بالعاجزة عن الولادة لكبر سنها. هنديه ج ۵ ص ۲۹۸، الباب الخامس، طحطاوي على الدر المختار ج ۴ ص ۲۲۵، ط: سعيد.

بچہ

☆......اگر بچہ مالدار ہے نصاب کا مالک ہے تو بھی اس پر قربانی واجب نہیں ہے اس لئے ولی کیلئے بھی اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط ہے۔(۱)

بچے

اگر بچے سمجھدار ہیں تو ان کو عید گاہ میں لے جائیں ورنہ نہ لے جائیں۔(۲)

بڑے جانور

بڑے جانور سے مراد۔ گائے بیل بھینس اور اونٹ نر و مادہ ہیں۔(۳)

بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں

☆......ایک آدمی کے لئے ایک بڑے جانور کی قربانی جائز ہے۔(۴)

☆......بڑے جانور میں سات افراد شریک ہونا ضروری نہیں ہے۔(۵)

(۳) بڑے جانور میں سات افراد سے کم شریک ہوں تب بھی قربانی درست

---

(۱) وقوله ولو عن طفله يعني لا يجب عليه عن اولاده الصغار لانها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطر وفي الكافي الاصح انه لا يجب ذلك وليس للاب ان يفعله من مال الصغير البحر ج: ۸ ص: ۱۷۳، ط: سعيد شامي ج: ۶ ص: ۳۱۵ بدائع ج: ۵ ص: ۶۴ فصل اما شرائط الوجوب.

(۲) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم او الابل او البقر ويدخل في كل جنس نوعه والذكر والانثى منه والخصي والفحل ... البقر ... هدايه ج: ۴ ص: ۴۴۸ باب الاضحية ط: رشيديه بدائع ج: ۵ ص: ۶۹ فصل اما محل اقامة الواجب. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۷ ط: سعيد

(۳) ... بيان القدر الواجب والقياس ان لا تجوز البدنة كلها الا عن واحد لان الاراقة قربة لا تتجزأ بدائع ج: ۵ ص: ۷۰ فصل اما محل اقامة الواجب ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۴. كتاب الاضحية ط: سعيد.

(۵) ولو جاز عن ستة او خمسة او اربعة او ثلاثة ذكره في الاصل لانه لما جاز عن سبعة فعما دونها اولى. بدائع ج: ۵ ص: ۷۰ ط: سعيد.

ہے مثلاً کسی جانور میں چھ یا پانچ یا اس سے بھی کم شریک ہوں تو بھی درست ہے یہاں تک کہ اگر صرف تنہا ہی ایک آدمی پورے بڑے جانور کی قربانی اپنی طرف سے کرے تو بھی جائز ہے۔(۱)

بسم اللہ بھول گیا

اگر جانور کو ذبح کرتے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا بھول گیا، اور جانور کو ذبح کرلیا تو اس جانور کا گوشت حلال ہے کھانا جائز ہے کیونکہ ذبح کرنے والا مسلمان ہونے کی بنا پر فرض کرلیا جائیگا کہ اس نے اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح نہیں کیا۔(۲)

بسم اللہ کے الفاظ

ذبح کرتے وقت "بسم اللہ و اللہ اکبر" واؤ کے ساتھ، اور "بسم اللہ اللہ اکبر" واؤ کے بغیر دونوں قسم کے الفاظ منقول ہیں، البتہ "واؤ" کے بغیر "بسم اللہ اللہ اکبر" زیادہ بہتر ہے کہیں "اللہ اکبر"، "بسم اللہ" پر مقدم ہے اور کہیں مؤخر ہیں، تمام صورتیں درست ہیں۔(۳)

بسم اللہ کیسے پڑھے

ذبح اختیاری میں "بسم اللہ" ذبح کے ساتھ متصل ہونا شرط ہے یعنی بسم اللہ کہتے ہی ذبح کرے، "بسم اللہ" پڑھنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اور کوئی

(۱) وكذلك لو كان البعض سبعة أو خمسة أو أربعة أو ثلاثة ذكره في الأصل لأنه لما جاز عن سبعة فعما دونها أولى. بدائع ج:٥ ص:٧١. فصل وأما محل إقامة الواجب. البحر الرائق ج:٨ ص:١٧٤. ط: سعيد. هندية ج:٥ ص:٣٠٤. الباب الثامن.

(۲) فإن تركها عمدا لا يحل ولو ترك التسمية ناسيا يحل أكلها وهو مذهب علي وابن عباس. البحر الرائق ج:٨ ص:١٦٩. هندية ج:٥ ص:٢٨٨. شامي ج:٦ ص:٢٩٩.

(۳) والمستحب أن يقول بسم الله الله أكبر بلا واو وكره بها لأنه يقطع فور التسمية وفي الجوهرة وإن قال بسم الله الرحمن الرحيم فهو حسن. ج ٢ ص ٢٠١ ط: سعيد. البحر الرائق ج:٨ ص:١٦٩. ط سعيد. هندية ج:٥ ص:٢٨٦. كتاب الذبائح الباب الأول.

بندوق کا ذبیحہ

اگر بندوق سے شکار کیا جائے، وہ جانور مرجائے، ذبح کرنے کی نوبت نہ آئے تو وہ جانور حرام اور مردار ہو جاتا ہے اس کا کھانا جائز نہیں (۱) اگرچہ بندوق چلاتے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہا ہو، اگر بندوق کا شکار زندہ ہاتھ آجائے اور "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرلیا جائے تو حلال ہے ورنہ حرام ہے۔(۲)

بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا

دو آدمیوں نے دو بکریاں قربانی کے ارادہ سے خریدیں اور بھول کر ایک نے دوسرے کی بکری کو ذبح کرڈالا تو دونوں کی قربانیاں درست ہوں گی، اور کسی پر بدلہ دینا قیمت ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۳)

بھون کر کھانا

قربانی کے گوشت کو آگ پر بھون کر کھانا درست ہے۔

---

(۱) ولا يؤكل ما اصابته البندقة، فتاوى سراجيه ص: ۳۰۸، ط: مدرسه فاطمة الزهراء۔

(۲) فان تركها او الزكاة عمدا مع القدرة عليها فمات حرم وكذا يحرم لو عجز عن الذكية بان لم يجد الة ... لكن لا يبقى من الوقت ما يمكن تحصيل الآلة والاستعداد للذبح، رد المحتار ج ۱ ص ۴۷۰، كتاب الصيد، البحر ج ۸ ص: ۲۲۳، كتاب الصيد، والابد من التسمية عند الارسال ... وان ادركه حيا ذكاه، البحر ج ۸ ص: ۲۲۵، ۲۲۳، شامی ج ۶ ص ۴۶۸، كتاب الصيد ط: سعيد۔

(۳) لو غلط رجلان فذبح كل واحد منهما اضحية صاحبه عن نفسه انه يجزى كل واحد منهما اضحية عنه ... بدائع ج ۵ ص ۷۶ فصل اما كيفية ... ط: سعيد، ولو غلط اثنان وذبح كل شاة صاحبه ... صح، الدر المختار مع الشامی ج ۶ ص: ۳۲۹، ط: سعيد، البحر ج ۸ ص ۱۸۱، هدايه ج ۴ ص ۴۴۵، غلطا فذبح كل واحد منهما اضحية صاحبه جازت الضحية، فتاوى سراجيه ص: ۴۰۳، باب ما يستحب في الضحية، ط: مدرسة فاطمة الزهراء، كراتشی

بھینس

بھینس اور بھینسے کی قربانی جائز ہے۔(۱)

بھینگی آنکھ والے

بھینگی آنکھ والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۲)

بیل

بیل کی قربانی جائز ہے، گائے کا بھی یہی حکم ہے البتہ دو سال عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

بے نمازی کا ذبیحہ

ذبح کرنے والا مسلمان ہے لیکن نماز روزہ کا پابند نہیں، اور پاک بھی نہیں رہتا، اور نشہ بھی کرتا ہے جب بھی اس کا ذبح کیا ہوا جانور جائز اور گوشت کھانا حلال ہے، بشرطیکہ ذبح کرتے وقت قصداً "بسم اللہ اللہ اکبر" کو ترک نہ کیا ہو۔(۴)

---

(۱) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم او الابل او البقر في كل جنس نوعه والذكر والانثى منه والخصي والفحل والجاموس نوع من البقر۔ عالمگیری ج۵ ص۲۹۷ الباب الخامس، شامی ج۶ ص۳۲۲ کتاب الاضحیۃ ط سعید، البحر ج۸ ص۱۷۷ کتاب الاضحیۃ ط سعید، بدائع الصنائع ج۵ ص۶۹ فصل ما محل اقامۃ الواجب ط سعید.

(۲) والحولاء تجزئ وهي التي في عينها حول۔ هندیہ ج۵ ص۲۹۸، البحر ج۸ ص۱۷۷، شامی ج۶ ص۳۲۵ کتاب الاضحیۃ ط سعید

(۳) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم او الابل او البقر في كل جنس نوعه والذكر والانثى منه۔ عالمگیری ج۵ ص۲۹۷ الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، شامی ج۶ ص۳۲۲ کتاب الاضحیۃ ط سعید، البحر ج۸ ص۱۷۷ کتاب الاضحیۃ ط سعید، بدائع الصنائع ج۵ ص۷۰ فصل ما محل اقامۃ الواجب ط سعید.

(۴) وشرط كون الذابح مسلما حلالا ... او كتابيا ... وترك التسمية عمدا۔ شامی ج۶ ص۲۹۶،۲۹۷ کتاب الذبائح ط سعید، ہندیہ ج۵ ص۲۸۵ کتاب الذبائح، ۲۸۶، البحر الرائق ج۸ ص۱۶۸ ط سعید

بیوی

☆……اگر بیوی مالدار اور صاحب نصاب ہے یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ اس پر قربانی واجب ہوتی ہے تو بیوی پر ضروری ہوگا کہ اپنی طرف سے ایک حصہ قربانی کرے، شوہر پر بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں۔(۱) ہاں اگر بیوی کی اجازت سے بیوی کے لئے بھی ایک حصہ قربانی کرے گا تو بیوی کی طرف سے قربانی ہو جائے گی، اور اگر شوہر نہیں کرے گا تو بیوی کے لئے ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆……شوہر کی قربانی بیوی کی طرف سے یا بیوی کی قربانی شوہر کی طرف سے کافی نہیں ہوگی ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا ضروری ہے۔(۳)

بے ہوش کر کے ذبح کرنا

بے ہوش کر کے ذبح کرنا یعنی ذبح سے پہلے پستول سے دماغ میں نشانہ لگا کر پھر ذبح کرنا یہ طریقہ سنت اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اس میں جانور کے حرام ہو جانے کا ظن غالب ہے، نیز یہ کہ اگر اس ضرب یا چوٹ کی وجہ سے جانور کی ہلاکت یقینی ہو جائے تو پھر اس کے گلے پر چھری پھیرنا بے کار ہوگا اور یہ تو حرام ہو جائے گا۔(۴)

---

(۱) وشرائطها: الاسلام والاقامة واليسار الذي يتعلق به وجوب صدقة الفطر كما ذكر فتجب على الانثى، خلاصة [illegible] مالك مائتي درهم او عرض يساويها غير مسكنه [illegible] جامع الاضحية [illegible] ج۱ ص۲۱۲، هندیه ج۵ ص۲۹۲، البحر ج۸ ص۱۷۳، [illegible]

(۲) وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار وامرأته الا باذنه، عالمگیری ج۵ ص۲۹۳ الباب الاول، البحر ج۸ ص۱۷۸، شامی ج۶ ص۳۱۵، بدائع ج۵ ص۶۴، لما فيه كفاية الوجوب.

(۳) تجب على حر مسلم موسر مقيم عن نفسه [illegible] البحر ج۸ ص۱۷۳، شامی ج۹ ص۳۱۲، هندیه ج۵ ص۲۹۲ کتاب الاضحیة الباب الاول.

(۴) وكره كل تعذيب بلا فائدة مثل قطع الرأس والسلخ قبل ان تبرد اي تسكن عن —

تشریق کہا جاتا ہے۔(۱)

☆..... بعض علماء کہتے ہیں کہ عید کی نماز اور قربانی کے دن کو تشریق کہا جاتا ہے اس لئے کہ عید کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب سورج چمک رہا ہوتا ہے اور نمازی کو بھی اسی لئے مشرق کہتے ہیں کہ وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتا ہے اسی لئے یوم عید کو تشریق کہا جاتا ہے۔(۲)

تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے

تشریق کے دنوں میں روزہ مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں اور مہمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جس نے دعوت دی ہو اس کے گھر جا کر روزہ رکھے۔(۳)

تقسیم سے پہلے گوشت دینا

اگر مشترکہ حصوں میں سے آدمی کی رضامندی سے تقسیم سے پہلے کسی شخص کو کچھ گوشت وغیرہ دیدیا تو مسئلہ یہ ہے کہ اگر شرکاء میں سے کسی نے قربانی کی نذر نہ کی تھی تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں تقسیم واجب نہیں، اور اگر قربانی کے جانور میں کسی کا

(۱) قال في البحر قيل لانواع من الفضل [illegible] لانهم يشرقون اللحم في ايام مخصوصة [illegible] التشريق في اللغة كما يطلق على [illegible] لحوم الاضاحي بالمشرقة يطلق على رفع الصوت بالتكبير ... البحر ج ۲ ص ۱۶۳ باب العيدين ط سعيد، شامي ج ۲ ص ۱۷۷، مطلب في تكبير التشريق ط سعيد، فتح القدير ج ۲ ص ۸۰ ط رشيديه۔

(۲) قال في الفتح فان التشريق في ايام التشريق يجب ان يحمل على التكبير او ذبح او تشريق اللحم بتقطيعه [illegible] الشمس بعد تقطيعه [illegible] فتح القدير ج ۲ ص ۸۰ فصل في تكبيرات التشريق ط رشيديه۔

(۳) اما الصوم في الايام المكروهة فمنها صوم يومي العيد وايام التشريق ... عندنا يكره الصوم في هذه الايام [illegible] بدائع الصنائع ج ۲ ص ۷۸ كتاب الصوم ط سعيد۔ البحر الرائق ج ۲ ص [illegible] ط سعيد، شامي ج ۲ ص [illegible] ط سعيد

نذر والا صدقہ کا حصہ تھا اور مالدار کو گوشت دیا تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں گوشت کو تقسیم کر کے نذر کرنے والے کا حصہ فقراء کو صدقہ کرنا واجب ہے، خلاصہ یہ کہ قربانی ہو جائے گی البتہ نذر کرنیوالے پر اپنے اس گوشت کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے جو کسی مالدار کو دے دیا گیا ہو۔ (۱)

تکبیرات تشریق

☆...... اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ (۲)

☆...... نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک (فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ (۳)

(۳) مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ پڑھیں۔ (۴)

☆...... سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق ادا کر لی جائیں یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا، تو تکبیرات تشریق ساقط ہو

---

(۱) امداد الفتاوی ج:۳ ص:۵۴۶ ط: ادارۃ المعارف

(۲) اما عدده وماهيته فهو ان يقول مرة واحدة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد۔ عالمگیری ج:۱ ص:۱۵۲ ط: رشیدیہ، البحر ج:۲ ص:۱۶۵ ط: سعید۔

(۳) واما صفته فانه واجب۔ عالمگیری ج:۱ ص:۱۵۲ ط: رشیدیہ، البحر ج:۲ ص:۱۶۵، بدائع ج:۱ ص:۱۹۵ ط: سعید، اما وقته فاوله عقب صلاة الفجر من يوم عرفة وآخره في قول ابي يوسف ومحمد رحمهما الله عقيب صلاة العصر من آخر ايام التشريق هكذا في التبيين والفتوى والعمل في عامة الامصار وكافة الاعصار على قولهما كذا في الزاهدي۔ عالمگیری ج:۱ ص:۱۵۲، البحر ج:۲ ص:۱۶۵، بدائع ج:۱ ص:۱۹۵، والعمل [illegible] ط: سعید، شامی ج:۲ ص:۱۷۸ ط: سعید۔

(۴) (و) لا يجهر به (فور كل فرض مطلقا) ولو منفردا او مسافرا او امرأة لانه تبع للمكتوبة (الى) عصر اليوم الخامس (آخر ايام التشريق وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى في عامة الامصار وكافة الاعصار بالفتوى شامی ج:۲ ص:۱۷۹، ۱۸۰، لكن المرأة تخافت، بالتوضيح شامی ج:۲ ص:۱۸۰ ط: سعید۔

جائیں گی۔(۱)

☆ ..... اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوگئی اور اسی سال ایام تشریق کے دوران ادا کی تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔(۲)

☆ ..... تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ سے تکبیر کہنا لازم ہے۔(۳)

☆ ..... باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد و عورت دونوں پر تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔(۴)

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں۔(۵)

تکبیر تشریق کی ابتداء

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے لاڈلے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ

---

(۱) ویشترط ان یکبر متصلا بالسلام حتی لو تکلم او احدث متعمدا سقط کذا فی التهذیب، عالمگیری ج:۱ ص:۱۵۲، ط: رشیدیه. البحر ج:۲ ص:۱۶۵، بدائع ج:۱ ص:۱۹۶، فصل اما محل اداء، ط: سعید.

(۲) ومن فاتته صلاة من ایام التشریق فذکرها فی ایام التشریق من تلک السنة قضاها وکبر کذا فی الخلاصة، عالمگیری ج:۱ ص:۱۵۲، ط: رشیدیه. البحر ج:۲ ص:۱۶۶، ط: سعید. بدائع ج:۱ ص:۱۹۸ فصل فی بیان حکم التکبیر، ط: سعید.

(۳) (ویجب) (علی امام مقیم) (بمصر) (علی مقتد) (مسافر او قروی او امرأة) بالتبعیة، الدر مع الرد ج:۲ ص:۱۵۹ ط: سعید. البحر ج:۲ ص:۱۶۶، بدائع ج:۱ ص:۱۹۷، ویجب علی مقیم ... ج:۲ ص:۱۸۰، البحر ج:۲ ص:۱۶۲، بدائع ج:۱ ص:۱۹۸، هندیه ج:۱ ص:۱۵۲.

(۴) (و) قالا (بوجوبه فور کل فرض مطلقا) ولو منفردا او مسافرا او امرأة لانه تبع للمكتوبة، الدر مع الرد ج:۲ ص:۱۸۰، ط: سعید. بدائع ج:۱ ص:۱۹۵، ط: سعید. هندیه ج:۱ ص:۱۵۲.

(۵) (ویجب تکبیر التشریق) فی الاصح (للامر به) (مرة) وان زاد علیه یکون فضلا، الدر مع الرد ج:۲ ص:۱۷۷، ط: سعید. هندیه ج:۱ ص:۱۵۲، ط: رشیدیه. البحر ج:۱ ص:۱۶۳، ط: سعید.

السلام کو اللہ کے حکم سے ذبح کر رہے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے ان کا فدیہ لے کر پہنچے اور انہیں خطرہ ہوا کہ کہیں جلدی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح نہ کر ڈالیں، چنانچہ اس وقت ان کی زبان پر یہ کلمات آئے، اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو بول پڑے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فدیہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر وللہ الحمد. (۱)

تکبیر تشریق کی قضا

اگر فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضا نہیں ہے توبہ کرنا لازم ہوگا تاکہ گناہ معاف ہو جائے۔ (۲)

تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے

جس طرح بھی "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر جانور کو ذبح کیا جائے وہ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اگرچہ کھڑے ہوئے جانور پر چھری پھیر دی جائے، اور اگر ذبح کرنے والا نماز روزہ کا پابند نہ ہو مگر مسلمان ہے، اور اس کے ذبح کرنے سے ذبح کرنے والی رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے۔ (۳)

---

(۱) قال في البحر وله ذكر الفقهاء انه ماثور عن الخليل عليه السلام واصله ان جبرئيل عليه السلام لما جاء بالفداء خاف العجلة على ابراهيم فقال الله اكبر الله اكبر فلما رآه ابراهيم عليه السلام قال لا اله الا الله والله اكبر فلما علم اسماعيل الفداء قال اسماعيل الله اكبر ولله الحمد كذا في غاية البيان. البحر الرائق ج ۲ ص ۱۶۵، باب العيدين، ط سعيد

(۲) قال في البحر: وله محل ادائه عقيب الصلاة وفوره من غير ان يتخلل ما يقطع حرمة الصلاة حتى لو ضحك ... او تكلم عامدا او ساهيا او خرج من المسجد لا يكبر لان التكبير من خصائص الصلاة حيث لا يؤتى به الا عقيب الصلاة فيراعى لاتيانه حرمتها وهذه الامور تقطع حرمتها. البحر الرائق ج ۲ ص ۱۶۵، بدائع ج ۱ ص ۱۹۹، فصل في محل ادائه ط سعيد

(۳) والذبح قطع الاوداج ... وحل ذبيحة مسلم وكتابي ... وذكر الطحاوي في المختصر ...

تکبیر کی آواز

تکبیر تشریق متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے، بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں اور آہستہ پڑھتے ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے۔(۱)

تمام حصہ داروں کے لیے "بسم اللہ" کہنا

قربانی کے ایک جانور میں جتنے افراد شریک ہوں ان تمام افراد کیلئے جانور کو ذبح کرتے وقت "بسم اللہ" کہنا ضروری نہیں، صرف ذبح کرنے والے اور اس کے ساتھ چھری پر یا ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر وزن رکھنے والوں پر "بسم اللہ" کہنا ضروری ہے، جانور میں حصہ لینے والے یا جانور کے ہاتھ پاؤں پکڑنے والوں پر "بسم اللہ" کہنا ضروری نہیں۔(۲)

تہائی صدقہ کردینا مستحب ہے

ایک تہائی گوشت صدقہ کردینا مستحب ہے لیکن عیال دار اور قلیل آمدنی والے شخص کیلئے بہتر یہی ہے کہ صدقہ نہ کرے، اپنے اہل و عیال کیلئے تمام گوشت رکھ لے۔(۳)

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا

قربانی کا جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا جائز ہے، البتہ بعد میں قیمت ادا کرنا ضروری ہے۔(۱)

جانور خریدا اور آدمی مر گیا

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خرید کر رکھا اور قربانی کے ایام میں اس آدمی کا انتقال ہو گیا تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو جائے گا، اور تمام ورثاء شریعت کے قانون کے مطابق حقدار ہوں گے۔ اب ورثاء کو اختیار ہے چاہیں تو مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کریں یا اس کو وراثت میں تقسیم کر لیں۔(۲)

واضح رہے کہ اس جانور کو مشترکہ طور پر ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنے کی صورت میں تمام ورثاء کا بالغ ہونا شرط ہے، نابالغ ورثاء کی اجازت معتبر نہیں ہوگی۔

جانور خرید کر قربانی نہ کر سکا

کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تینوں دن گذر گئے، اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کر دے، اور اگر قربانی کا جانور خرید لیا اور کسی وجہ سے قربانی نہ کر سکا تو زندہ جانور صدقہ کر دینا چاہئے، اور اگر مسئلہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے عید کے بعد اس جانور کو ذبح کر ڈالا تو غرباء پر اس کا گوشت تقسیم

---

(۱) رد المحتار ج ۶ ص: ۳۱۵، کتاب الاضحیۃ ط سعید.

(۲) [illegible] عنه الاضحية، هنديه ج ۵ ص ۳۰۳، كتاب الاضحية الباب الاول، الفتح ج ۸ ص ۱۵۵ ولو مات احد سبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل، كتاب الاضحية ج ۱ ص ۳۲۹، بدائع ج ۵ ص: ۷۲، هنديه ج ۵ ص ۳۰۵، كتاب الاضحية، وجه الاستحسان ان الموت لا يمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه، بدائع ج ۵ ص ۷۱، فصل ... ط سعيد، شامي ج ۶ ص ۳۲۶ ط سعيد.

جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

اگر جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی، بعد میں قربانی کرنے کی نیت کی تو اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی۔ (۱)

جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے، تا کہ اس سے محبت ہو اور محبوب جانور کو قربان کرنے سے ثواب زیادہ ملے گا۔ (۲)

جانور کی قربانی عبادت ہے

جانور کی قربانی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عبادت اور تقرب الٰہی کا ذریعہ قرار دی گئی، اور قربانی کی قبولیت کا خاص ایک طریقہ تھا کہ آسمانی آگ آکر اس کو جلا دیتی تھی۔ (۳)

---

(۱) لو اشتراها بدون نية الأضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلك لا يجب لأن النية لم تقارن الشراء فلا تعتبر. شامي ج ۶ ص ۳۲۱، كتاب الأضحية، ط سعيد.

(۲) فيستحب أن يربط الأضحية قبل أيام النحر بأيام لما فيه من الاستعداد في القربة وإظهار الرغبة فيها فيكون له فيه أجر وثواب. بدائع ج ۵ ص ۷۸، ط سعيد، فصل وأما بيان ما يستحب قبل التضحية. هندية ج ۵ ص ۳۰۰، الباب السادس، ط رشيدية.

(۳) قال الإمام ثناء الله پاني پتي تحت قوله تعالى حتى يأتينا بقربان تأكله النار القربان في الأصل كل ما يتقرب به العبد إلى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صار اسما للذبيحة التي كانوا يتقربون بها إلى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لا تحل لبني إسرائيل فكانوا إذا قربوا قربانا أو غنموا غنيمة جاءت نار بيضاء من السماء لا دخان لها ولها دوي وحفيف فتأكل وتحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول وإذا لم تقبل بقيت على حالها. التفسير المظهري ج ۲ ص ۱۸۸، آل عمران آيت ۱۸۳. تفسير روح البيان ج ۲ ص ۳۵۹، سورة المائدة آيت ۲۷، ط دار إحياء التراث العربي ط ۱۴۲۱ھ.

جانور گم ہو گیا

اگر صاحبِ نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور جانور گم ہو گیا، اور اس نے قربانی کے لئے دوسرا جانور خریدا، قربانی کرنے سے پہلے گم شدہ جانور مل گیا، اب اس کے پاس کل دو جانور ہو گئے، تو اس صورت میں دونوں جانوروں میں سے کسی ایک جانور کی قربانی کرنا واجب ہے، دونوں کی نہیں، البتہ دونوں جانوروں کی قربانی کر دینا مستحب ہے۔ (۱)

لیکن اگر کسی فقیر نے ایسا کیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ فقیر پر قربانی واجب نہیں تھی، قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب ہوگئی، جب دو جانور اس نیت سے خریدے تو دونوں کی قربانی لازم ہوگئی۔ (۲)

جانور میں تبدیلی

اگر ایک جانور قربانی کی نیت سے خریدا گیا، اور اس کے بدلے میں دوسرا جانور دینا چاہیں تو دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر نہ دیں، اور دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر خریدا تو پہلے اور دوسرے جانور کی قیمت میں جتنا فرق ہے اس کو صدقہ کر دیں۔ (۳)

---

(۱) ولو ضلت فاشترت اخرى فظهرت فعلى الغني احداهما اى على التفصيل المذكور فيه لو ضحى بالأولى اجزاه ولا يلزمه شيء ولو قيمتها اقل وان ضحى بالثانية وقيمتها اقل تصدق بالفضل ... رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٦ ... على الفقير كالأضحية ... الموسوعة الفقهية ج:٥ ص:٣٢٦.

(۲) الفقير اذا اشترى شاة للأضحية فسرقت فاشترى مكانها ثم وجد الأولى فعليه ان يضحي بهما ... ج:٥ ص:٢٥ ط.سعيد، بدائع ج:٥ ص:٦٦ فصل اما كيفية الوجوب ... ج:٥ ص:٢٩٠ مطلب ... شامي ج:٦ ص:٣٢٦ ط.سعيد.

(۳) ولو اشترى شاة للأضحية واوجبها بلسانه ثم اشترى اخرى جاز له بيع الأولى في قول ابي حنيفة ومحمد وان كانت الثانية شرا من الأولى فضحى بالثانية فانه يتصدق بفضل ما بين —

جانور نایاب ہوجائیں

اگر کسی ملک یا کسی علاقے میں جنگ، شورش، کرفیو، قحط سالی، قحط، وبا، طوفان یا سیلاب وغیرہ کی وجہ سے قربانی کے جانور نایاب ہوجائیں، اور تلاش کے باوجود تین دن میں جانور نہ ملیں تو اس صورت میں قربانی کے جانور یعنی بڑے جانور کے ساتویں حصے کی قیمت خیرات کردے۔(۱)

جانوروں کی عمریں

☆... قربانی کے لئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں۔

بکرا: ایک سال کا ہو۔(۲)

گائے، بیل، بھینس: دو سال کی۔(۳)

اونٹ: پانچ سال کا ہونا ضروری ہے، اگر مذکورہ جانوروں کی عمریں متعینہ عمر سے کم ہیں تو ان کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔(۴)

= المتمکن لانه لما اوجب الاولی بلسانه فقد حصل مقدار ما هو الاولی فیه تعین فلا یمکن له ان یستعمل لنفسه شیئا ولهذا یلزمه التصدق بفضل الاولی هندیه ج۵ ص۲۹۲ الباب الثانی فی وجوب الاضحیة بالنذر وما هو فی معناه. البحر ج۸ ص۱۷۵ ط سعید

(۱) [illegible] رد المحتار ج۶ ص۳۲۱ ط سعید. کفایت المفتی ج۸ ص۲۲۰ کتاب الاضحیة والذبیحة ط دار الاشاعت

(۲) [illegible] الدر المختار ج۶ ص۳۲۲ [illegible] هندیه ج۵ ص۲۹۷ الباب الخامس [illegible] بدائع ج۵ ص۷۰ [illegible] البحر ج۸ ص۱۷۷ ط سعید

(۳) [illegible] البحر ج۸ ص۱۷۷ بدائع ج۵ ص۷۰ [illegible] الدر المختار ج۶ ص۳۲۲

(۴) [illegible] الدر المختار ج۶ ص۳۲۲ بدائع ج۵ ص۷۰ [illegible] البحر ج۸ ص۱۷۷ هندیه ج۵ ص۲۹۷ [illegible] ج۶ ص۳۲۲ [illegible] هندیه ج۵ ص۲۹۷ الباب الخامس

جرسی گائے کی قربانی

(تعارف)

جرسی گائے کی پیدائش فطری طریقہ یعنی نر و مادہ کے اختلاط اور صحبت سے نہیں ہوتی بلکہ گائے پر جب شہوت کا غلبہ ہوتا ہے اور اسے نر کی ضرورت پیش آتی ہے جسے ماہر لوگ سمجھ لیتے ہیں اس وقت انجکشن کے ذریعہ ولایتی بیل کا نطفہ اس کے رحم میں پہنچا دیا جاتا ہے اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسے "جرسی گائے" کہا جاتا ہے، عام گایوں کی طرح اس کے پشت پر کوہان کی طرح ابھار نہیں ہوتا۔

چونکہ ولایتی بیل کا نطفہ انجکشن کے ذریعہ گائے کے رحم میں پہنچایا جاتا ہے اور اس سے بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو اسے گائے کا بچہ کہا جائے گا اور اس کا کھانا حلال ہوگا اور قربانی کرنے سے قربانی بھی جائز ہوگی البتہ قربانی ایک عظیم عبادت ہے اس میں ایسا جانور ذبح کرنا بہتر ہے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو، جب غیر مشتبہ جانور آسانی سے دستیاب ہوسکتے ہیں تو اس قسم کے مشتبہ جانور کو ذبح نہ کرنے میں احتیاط ہے اپنی عبادت کو مجبوری کے بغیر مشتبہ بنانا مناسب نہیں۔ (۱)

- فی خسرہ. بالبحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۷، کتاب الاضحیۃ ط: سعید. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۲ فصل واما فی شرائط الوجوب ط: سعید، تکملة فتح القدیر ج:۸ ص:۴۲۵، کتاب الاضحیۃ ط: رشیدیہ.

(۱) فإن كان متولدا من الوحشي والانسي فالعبرة للأم حتى لو كانت البقرة وحشية والثور أهليا لم تجز، وقيل إذا نزا الظبي على شاة أهلية فإن ولدت شاة تجوز التضحية وإن ولدت ظبيا لا تجوز. عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۷ الباب الخامس. فتاوی رحیمیہ ج:۱۰ ص:۵۵، کتاب الاضحیۃ. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۹ فصل واما محل اقامة الواجب ط: سعید. شامی ج:۶ ص:۳۲۳، کتاب الاضحیۃ ط: سعید. البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۷، کتاب الاضحیۃ ط: سعید.

نہیں، اور اگر ذبح سے پہلے مر گیا تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔(۱)

☆۔۔۔ اور اگر ذبح شدہ ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے بچے کو ذبح نہیں کیا یہاں تک کہ قربانی کے دن گذر گئے تو اس زندہ بچے کو صدقہ کر دیا جائے اور اگر قربانی کے دن گذرنے کے بعد ذبح کر کے کھالیا تو اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر بچے کو پال لیا اور بڑے ہونے کے بعد قربانی کر دی تو اس کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی، اور اس کا پورا گوشت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اگر اس آدمی پر قربانی واجب ہے تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۲)

حصے

☆۔۔۔ بڑے جانور: گائے، بیل، بھینس اور اونٹ، اونٹنی میں سات حصے ہیں لہٰذا کسی بھی بڑے جانور میں سات افراد شریک ہو کر سات حصے قربانی کر سکتے ہیں البتہ یہ شرط ہے کہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اور سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کرنے کی ہو، گوشت کھانے یا لوگوں کو دکھانے کی نیت نہ ہو، اور اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔

ساتویں حصے سے کم ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک جانور میں سات سے زائد

(۱) شاة أو بقرة أشرفت على الولادة قالوا: يكره ذبحها لأن فيه تضييع الولد، وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى لأن عنده الجنين لا يتذكى بذكاة الأم، عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷، كتاب الذبائح، الباب الأول ... ولدت الأضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها ... فإن خرج من بطنها حيا فالعامة أنه يفعل به ما يفعل بالأم، شامی ج ۹ ص ۳۲۲، ط سعید، هندیه ج ۵ ص ۳۰۰، الباب السادس

(۲) ولدت الأضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها وعنده قبل الذبح (فإن خرج من بطنها حيا فالعامة أنه يفعل به ما يفعل بالأم فإن لم يذبحه حتى مضت أيام النحر يتصدق به حيا، فإن باعه أو ذبحه وأكله يتصدق بقيمته، فإن بقي عنده وذبحه للعام القابل أضحية لا يجزيه، وعليه أخرى لعامه الذي ضحى، ويتصدق به مذبوحا مع قيمة ما نقص بالذبح، والفتوى على هذا. شامی ج ۹ ص ۳۲۲ سعید، هندیه ج ۵ ص ۳۰۰ الباب السادس

خصی جانور

خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں چاہے خصیتین کاٹ کر نکال دیے جائیں یا دبا کر، دونوں کی قربانی صحیح ہے، عضو کا کم ہو جانا اور نکل کر بے کار کر دینا یکساں ہے مگر یہ جب گوشت کی عمدگی کے لئے قصداً کیا جاتا ہے اس لئے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ (۱)

آنحضرت ﷺ نے خصی جانور کی قربانی فرمائی ہے، اس لئے یہ عیب نہیں، نیز یہ کہ اس سے گوشت اچھا ہوتا ہے، بدبو ختم ہو جاتی ہے، اور گوشت اچھی طرح پکتا ہے اور کھانے میں لذیذ ہوتا ہے اور جانور موٹا تازہ ہوتا ہے، لوگوں کو کاٹتا نہیں۔ (۲)

خصی کرنا

جانور کو موٹا تازہ اور تر بنانے یا کسی منفعت کی نیت سے خصی کرنا جائز ہے، ہاں اگر خصی کرنے کا مقصد کوئی منفعت نہیں بلکہ لہو و لعب کے لئے ہو تو حرام ہے۔ (۳)

(۱) (وخصي الفحل من الفحل لأنه أطيب لحما) شامية ج:۵ ص:۳۲۳ باب الأضحية ط: رشيدية. كذا روي عن أبي حنيفة أنه سئل عن التضحية بالخصي فقال ما زاد في لحمه أنفع مما ذهب من خصيته. بدائع ج:۵ ص:۷۵ فصل الذي يرجع إلى الأضحية ط: سعيد. البحر ج:۸ ص:۱۷۶ ط: سعيد. ويضحي بالجماء والخصي ... ج:۶ ص:۳۲۳ ط: سعيد.

(۲) لأن في البحر: وقد صح أنه عليه السلام ضحى بكبشين أملحين موجوءين، والأملح الذي فيه بياض، والموجوء الخصي من الوجء وهو أن يضرب عروق الخصية بشيء. البحر ج:۸ ص:۱۷۶، بدائع ج:۵ ص:۷۵ ط: سعيد. فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۳ ط: رشيدية.

(۳) (وجاز خصاء البهائم) حتى الهرة، وأما خصاء الآدمي فحرام، قيل: والفرس، وقيدوه بالمنفعة وإلا فحرام. وفي الشامية: (قوله وقيدوه) أي جواز خصاء البهائم بالمنفعة وهي إرادة سمنها أو منعها عن العض، بخلاف بني آدم فإنه يراد به المعاصي فيحرم. شامي، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع ج:۶ ص:۳۸۸ سعيد. كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر، ج:۵ ص:۳۵۷ ط: رشيدية. البحر الرائق ج:۸ ص:۲۰۳ كتاب الكراهية، ط: سعيد. تكملة فتح القدير ج:۸ ص:۴۶۰، مسائل متفرقة ط: رشيدية.

خنثیٰ

☆ ... خنثیٰ جانور کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عیب ہے۔ (۱)

☆ ... اگر کوئی جانور شکل وصورت میں بکرے جیسا ہے لیکن پیدائشی طور پر بکرا یا بکری نہیں بلکہ خنثیٰ ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔ (۲)

چربی

قربانی کے جانور کی چربی بیچنا جائز نہیں، اگر قربانی کرنے والے یا اس کے وکیل نے جانور کی چربی فروخت کی ہے تو حاصل شدہ رقم مستحق زکوٰۃ لوگوں میں صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔ (۳)

اجتماعی قربانی میں کافی چربی جمع ہو جاتی ہے تو اس کا مصرف یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کی اجازت سے فروخت کر کے قیمت کی رقم مدرسے کے غریب طلباء کے خرچ میں جمع کر دی جائے یا کسی مستحق کو بطور ملکیت دے دی جائے۔

چرم قربانی کا حکم

چرم قربانی فروخت کرنے سے پہلے تو خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور مالداروں کو بھی ہدیے کے طور پر دے سکتا ہے، اور فقراء و مساکین پر صدقہ بھی کر سکتا ہے، لیکن اگر

(۱-۲) لا تجوز التضحية بالشاة الخنثى هندية ج ۵ ص ۲۹۹ الباب الخامس ط رشيديه لأن لحمها لا ينضج شامي ج ۶ ص ۳۲۵ الأضحية في غير وقته هنديه ج ۵ ص ۲۹۹ ط سعيد

(۳) ولا يحل بيع شحمها وأطرافها ... فإن باع شيئا من ذلك بعد كونها بلحم عند أبي حنيفة و محمد رحمهما الله تعالى وعند أبي يوسف رحمه الله تعالى لا ينفذ ويتصدق بثمنه، هنديه ج ۵ ص ۳۰۱ الباب السادس، بدائع الصنائع ج ۵ ص ۸۱ فصل أنواعها مستحب قبل التضحية وحكمها التصدق باللحم ... ج ۶ ص ۱۸۷ كتاب الأضحية ط سعيد

کو کم سے کم تکلیف ہو اور جانوروں کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۱)

چھری چلانے میں شریک

جو لوگ چھری چلانے والے کے ساتھ چھری چلانے میں شریک ہوں ان پر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا واجب ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا، اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا البتہ ہاتھ وغیرہ پکڑنے والا شریک نہیں محض معاون ہے۔(۲)

چھوٹے جانور

چھوٹے جانور سے مراد بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، اور بھیڑ ہیں۔(۳)

چھوٹے گاؤں

☆.....چھوٹے گاؤں میں جہاں جمعہ و عیدین کی نمازیں واجب نہیں ہوتیں، وہاں کے لوگ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں کیونکہ حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جہاں عید کی نماز ہوتی ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا منع ہے، اور جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی جیسے چھوٹا گاؤں وغیرہ

---

(۱) قال في البحر: وندب حد شفرته لقوله عليه السلام إن الله كتب الإحسان على كل شيء فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبحة وليحد أحدكم شفرته وليرح ذبيحته رواه مسلم وغيره، ويكره أن يضجعها ثم يحد الشفرة لقوله عليه السلام لمن أضجع الشاة وهو يحد شفرته لقد أردت أن تميتها موتتين هلا حددتها قبل أن تضجعها [illegible] ج ۵ ص [illegible] [illegible] ط سعيد [illegible] ج ۵ ص [illegible] وشيديه. البحر ج ۸ ص [illegible]، الشامي ج ۶ ص ۲۹۶ ط سعيد.

(۲) ولو أراد التضحية فوضع يده مع يد القصاب في الذبح وأعانه على الذبح سمى كل وجوبا فلو تركها أحدهما أو ظن أن تسمية أحدهما تكفي حرمت. بالدر مع الرد ج ۶ ص: ۳۳۴ [illegible] ج ۵ ص ۲۸۶ [illegible] [illegible] ط رشيديه.

(۳) أما جنسه فهو أن يكون من الأجناس الثلاثة الغنم [illegible] ويدخل في كل جنس نوعه والذكر والأنثى منه والخصي والفحل لانطلاق اسم الجنس على ذلك والمعز نوع من الغنم [illegible] ج ۵ ص [illegible] [illegible]. شامي ج ۶ ص ۳۲۲. البحر ج ۸ ص: ۱۷۴. بدائع ج ۵ ص ۶۹ فصل في محل إقامة الواجب ط. سعيد.

جواب: ...جس جانور کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے سارے دانت گر گئے لیکن گھاس اور چارہ کھانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی تو اس کی قربانی ہو جائے گی، لیکن اگر وہ اچھی طرح گھاس وغیرہ نہیں کھا سکتا تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی جیسا کہ نمبر ۸ میں گزرا۔(۱)

دعاء

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ آیت پڑھنا بہتر ہے۔(۲)

انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین، ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین (پارہ نمبر : آیت)

اور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے۔

اللھم منک ولک پھر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرے

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے

اللھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراہیم علیہما الصلاۃ والسلام

اور اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو "منی" کی جگہ "من فلان" کہے

---

(۱) ابن سنة والثني من ستين و... من الابل ابن اربع سنين والثني منها ابن خمس، بدائع ج ۵ ص ... فصل ... محل اقامة الواجب ... سعيد ... ج ۵ ص ۲۹۹ ... الباب الخامس، ... رشيدية ... البحر ... ج ۸ ص ۱۷۷، فتح القدير ج ۸ ص ۴۳۵ ... رشيدية شامی ج ۶ ص ۳۲۲.

(۲) ومنها الهتماء وهي التي لا اسنان لها ان كانت ترعى وتعتلف جازت ... عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۸، بدائع ج ۵ ص ۷۵ ... [illegible] على محل التضحية، شامی ج ۶ ص ۳۲۳، فتح القدير ... البحر ... ص ۱۷۵ ... سعيد.

(۳) ومنها ان يكون الذبح مستقبل القبلة ... موجهة الى القبلة، بدائع ج ۵ ص ۶۰ ... [illegible] ... هندية ج ۵ ص ۲۸۸ ... رشيدية، البحر ج ۸ ص ۲۰۸ ... سعيد، ويستحب ان يجرد التسمية عن الدعاء فلا يخلط معها دعاء وانما يدعو قبل التسمية او بعدها ويكره حالة التسمية، بدائع ج ۵ ص ۴۸ ... [illegible] ... التضحية ... فصل في بيان ما يستحب قبل التضحية.

اور فلاں کی جگہ اس کا نام لے لے۔(۱)

دعا پڑھنا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت "مذکورہ دعا" پڑھنا ضروری نہیں بہتر ہے، لہذا اگر اس دعا کے بغیر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کیا ہے تو قربانی صحیح ہو جائے گی اور گوشت کھانا جائز ہوگا۔(۲)

دم

مسئلہ... جس جانور کی پیدائش ہی سے دم نہیں اس کی قربانی جائز نہیں۔ یا دم تو ہے مگر دم کا تہائی حصہ یا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) عن جابر بن عبد الله قال ذبح النبي ﷺ يوم الذبح كبشين أقرنين أملحين موجوئين فلما وجههما قال إني وجهت وجهي للذي فطر السموات والأرض على ملة إبراهيم حنيفا وما أنا من المشركين إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين اللهم منك ولك عن محمد ﷺ وأمته بسم الله والله أكبر ثم ذبح. رواه أبو داود ج۲ ص ۳۰ باب ما يستحب من الضحايا مكتبه حقانيه. مشكوة ص ۱۲۸ باب في الأضحية ط قديمي. بدائع ج۵ ص ۸۰ أما الذي يرجع إلى الأضحية ط سعيد. عن عائشة أن رسول الله ﷺ أمر بكبش أقرن يطأ في سواد ويبرك في سواد وينظر في سواد فأتي به ليضحي به قال يا عائشة هلمي المدية ثم قال اشحذيها بحجر ففعلت ثم أخذها وأخذ الكبش فأضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن أمة محمد ثم ضحى به. مشكوة ص ۱۲۷ ط قديمي كتب خانه. بدائع ج۵ ص ۸۰ ط سعيد. بسم الله اللهم منك ولك بسم الله والله أكبر. بدائع ج۵ ص ۸۰ ط سعيد. البحر الرائق ج۸ ص ۱۹۹

(۲) والمستحب أن يقول بسم الله والله أكبر. المحيط البرهاني ج۸ ص ۱۵۳ ط ادارة القرآن.
لو اقتصر على قوله الله أكبر ... يكفي ... المختار ج۶ ص ۳۰۲ ط سعيد

(۳) ومقطوع أكثر الأذن أو الذنب أو العين ... في البدائع لا تجزئ مقطوعة الأذن أو الألية أو الذنب أو العين. ذكر في الجامع الصغير إن كان كثيرا يمنع وإن كان يسيرا لا يمنع.
واختلف أصحابنا في الفاصل بين القليل والكثير، فعن أبي حنيفة أربع روايات. وروى محمد عنه في الأصل والجامع الصغير أنه إن ذهب أكثر من الثلث ... وعنه أنه الثلث، وعنه أنه الربع، وعنه أن يكون الذاهب أقل من النصف ... والأولى هي ظاهر الرواية ...

☆ ... ایک قول کے مطابق اگر دم نصف سے کم کٹی ہو یعنی آدھے سے زیادہ باقی رہ گئی ہو، اس کی قربانی درست ہے البتہ جہاں کامل دم والے یا ایک تہائی حصہ سے کم دم کٹے جانور نہ ملیں تو وہاں مجبوری کی بنا پر ایسے جانور کی قربانی جائز ہوگی۔(۱)

(نوٹ) افریقہ میں بھیڑ کی دم کاٹ دی جاتی ہے ان کا خیال ہے کہ اس سے جانور بیماری سے محفوظ رہتا ہے، دم والے جانور نہیں ملتے ہیں تو وہاں پر اگر تلاش کے باوجود دم والے جانور نہ ملیں تو اس سے قربانی کرنے کی گنجائش ہوگی۔

دم بریدہ جانور کی قربانی

ایک تہائی حصہ سے زیادہ دم بریدہ جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

دنبے کی دم کا اعتبار نہیں

دنبے کی چکتی کے نیچے ایک چھوٹی سی دم ہوتی ہے، پس اگر ٹوٹ جانے یا بیماری سے دم کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے کیونکہ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں۔(۳)

= وصححها في الخانية حيث قال والصحيح أنه الثلث وما دونه قليل وما زاد عليه كثير وعليه الفتوى. الدر مع الشامي ج۶ ص۳۲۳،۳۲۴، هندية ج۵ ص۲۹۸-۲۹۹، البحر ج۸ ص۱۷۷، فتح القدير ج۸ ص۴۳۳ ط رشيدية، بدائع ج۵ ص۷۵، [illegible] الذي يرجع إلى محل التضحية ط سعيد

(۱) أيضا

(۲) ولو ذهب بعض هذه الأعضاء دون بعض من الأذن والألية والذنب ... واختلف [illegible] في القليل والكثير والصحيح أن الثلث وما دونه قليل وما زاد عليه كثير وعليه الفتوى كذا في الاختيار. هندية ج۵ ص۲۹۸ الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب. شامي ج۶ ص۳۲۳ كتاب الأضحية ط سعيد، البحر الرائق ج۸ ص۱۷۷ كتاب الأضحية ط سعيد، تكملة فتح القدير ج۸ ص۴۳۳ كتاب الأضحية ط رشيدية، بدائع الصنائع ج۵ ص۷۵ فصل أما شرائط جواز إقامة الواجب ط سعيد.

(۳) والجماء [illegible] والتي لا ألية لها خلقة ... فأما إذا لم يكن لها أذن ولا ذنب خلقة قال محمد لا يكون هذا ولو كان لا يجوز، وذكر في الأصل عن أبي حنيفة أنه يجوز ... وإن كان لها أذن صغيرة ... [illegible] أما على قول أبي حنيفة ... الدر مع الشامي ج۶ ص۳۲۵ كتاب الأضحية ط سعيد، هندية ج۵ =

دودھ نکالنا

☆…… قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس سے دودھ نکالنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا اور دودھ نکال لیا تو دودھ یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

دوسرے جانور کی قیمت کم ہو

"جانور کی تبدیلی" کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا

☆…… دوسرے کی طرف سے واجب قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے ورنہ دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

☆…… اگر کسی علاقے میں اپنے متعلقین کی طرف سے قربانی کرنے کی عادت اور رواج ہے تو اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر بھی واجب قربانی درست ہوجائے گی۔

اور اگر اپنے متعلقین کی طرف سے واجب قربانی کرنے کا رواج نہیں ہے تو اس صورت میں اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر قربانی کرنے سے

ص: ۷۵، فصل فی شرائط جواز اقامۃ الواجب، البحر الرائق ج: ۸ ص: ۳۲۶، کتاب الاضحیۃ، ط: سعید، ہندیہ ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس فی بیان محل اقامۃ الواجب، ط: رشیدیہ

(۲) ویکرہ ان یحلبھا [illegible] فی لبنھا ویتصدق بمثل ذلک، البحر ج: ۸ ص: ۳۲۰، فان کانت الاضحیۃ قریبۃ ینضح ضرعھا بالماء، بدائع ج: ۵ ص: ۷۸، ولو حلب اللبن من الاضحیۃ قبل الذبح او جز صوفھا یتصدق به ولا ینتفع به، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۱، شامی ج: ۶ ص: ۳۲۹، بدائع ج: ۵ ص: ۷۸، فصل ما یستحب قبل التضحیۃ، ط: سعید۔

(۳) ومنها انه تجزئ فیها النیابة فیجوز للانسان ان یضحی بنفسه وبغیره باذنه لانها قربة تتعلق بالمال فتجزئ فیها النیابة کاداء الزکاة وصدقة الفطر سواء کان الاذن نصا او دلالة، بدائع ج: ۵ ص: ۶۷، فصل اما کیفیة الوجوب، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۹، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۲، ط: رشیدیہ، شامی ج: ۶ ص: ۳۱۵، ط: سعید۔

☆......سونا، چاندی، پیتل اگر تیز دھار والے ہوں تو ان سے ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے، ایسے ہی پتھر اور کنکری جو باریک ہے، اور تیز لکڑی سے ذبح کرنے سے بھی جانور حلال ہوتا ہے۔(۱)

☆...بانس، پوست اور جو چیز تیز ہو اس سے بھی ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے۔(۲)

ذبح کا مسنون طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہی و سفیدی مائل رنگ کے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، اپنے دست مبارک سے ان کو ذبح کیا، اور ذبح کرتے وقت "بسم اللہ واللہ اکبر" پڑھا، میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ ﷺ اپنا پاؤں ان کے پہلو میں رکھے ہوئے تھے، اور زبان مبارک سے "بسم اللہ واللہ اکبر" کہتے جاتے تھے۔ کذا بخاری و مسلم۔(۳)

ذبح کا مقام

ذبح کا مقام حلق اور لبہ کے درمیان ہے، اور گردن کو پورا کاٹ کر الگ نہ کیا جائے، نہ حرام مغز تک بھی نہ کاٹا جائے بلکہ حلقوم و مری یعنی سانس کی نالی اور اس کے اطراف کی خون کی رگیں جن کو اوداج کہا جاتا ہے وہ کاٹے، اس طرح نجس خون بھی پورا نکل جاتا ہے اور جانور کو تکلیف بھی کم ہوتی ہے، اس طریقے کے خلاف جتنے بھی طریقے ہیں ان میں خون بھی پورا نہیں نکلتا، اور بلا ضرورت شدید

(۱، ۲) وحل الذبح بكل ما افرى الاوداج وانهر الدم ولو بنار او بليطة اى قشر قصب او بمروة هى حجر ابيض كالسكين يذبح بها ... بدائع ج۵ ص: ۴۲ فصل ما يباح شرط حل الاكل فى الحيوان ط: سعيد، البحر ج۸ ص ۱۷۰، الموسوعة الفقهية ج۲۱ ص ۲۰۵، كتاب الذبح ط: سعيد

(۳) عن انس قال ضحى النبى ﷺ بكبشين املحين اقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر ووضع رجله على صفاحهما. بخارى ج ۲ ص: ۸۳۴، باب التكبير عند الذبح، ط: قديمى

تکلیف بھی ہوتی ہے۔(۱)

ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں، بلکہ ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کی طرف سے ذبح کرنے کا خیال دل میں رکھے، اور اگر تمام شرکاء کے نام پکارنے کا مقصد ذبح کرنے والے کے علم میں لانا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

ذبح کرنے کا مقصد

قربانی کے جانور ذبح کرنے کا مقصد خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور تعظیم ہو، اور عبادت کے خیال سے ذبح کرے، گوشت کھانے کے مقصد سے یا لوگوں کو دکھانے کی غرض سے نہ کرے۔(۳)

---

(۱) الذكاة ما بين اللبة واللحيين، رد المحتار ج:۹ ص:۴۹۳ ط سعيد. هنديه ج:۵ ص:۲۸۵، كشف الحقائق، تبيين الحقائق ج:۵ ص:۲۹۱، بدائع ج:۵ ص:۴۱ فصل اما بيان شرط الذكاة في الحيوان، فتح القدير ج:۸ ص:۴۰۳. والعروق التي تقطع في الذكاة اربعة الحلقوم وهو مجرى النفس والمرئ وهو مجرى الطعام والودجان وهما عرقان في جانبي الرقبة يجرى فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة هنديه ج:۵ ص:۲۸۷ ط رشيديه البحر ج:۸ ص:۱۷۰، رد المحتار ج:۹ ص:۴۹۵ بدائع ج:۵ ص:۴۱ ط سعيد فتح القدير ج:۸ ص:۴۰۳. والحاصل ان كل ما فيه زيادة الم لا يحتاج اليه في الذكاة مكروه، هنديه ج:۵ ص:۲۸۷ ط رشيديه، رد المحتار ج:۹ ص:۴۹۶.

(۲) فالنص الاضحية لا بالنية، وقال النبي ﷺ انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ ما نوى ويكفيه ان ينوي بقلبه، ولا يشترط ان يقول بلسانه ما نوى بقلبه لأن النية عمل القلب والذكر باللسان دليل عليها بدائع الصنائع، كتاب التضحية ج:۵ ص:۷۱ ط سعيد

(۳) ومنها نية الاضحية لا تجزى الاضحية بدونها لأن الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لا يقع قربة بدون النية ويكفيه ان ينوي بقلبه، بدائع ج:۵ ص:۷۱ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ط سعيد هنديه ج:۵ ص:۲۹۳ الباب الثاني

ذبح کرنے کی جگہ

☆... ذبح کرنے کی جگہ تھوڑی کے نیچے جو ایک ہڈی باہر نکلی ہوئی ہے اس کے نیچے اور جہاں سے سینہ شروع ہوتا ہے اس کے اوپر ہے اور جامع الصغیر میں ہے کہ تمام حلق ذبح کی جگہ ہے خواہ اوپر خواہ نیچے خواہ درمیان میں ہو۔(۱)

☆... اگر تھوڑی کے اوپر ذبح ہو گیا تو ذبح کیا ہوا جانور حرام نہیں ہوگا۔(۲)

ذبح کرنے والا مسلمان ہو

اگر جانور ذبح کرنے والا مسلمان ہے تو جانور پکڑنے والا خواہ مشرک ہو یا مسلمان کچھ حرج نہیں اور پکڑنے والے پر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا واجب نہیں، اور پکڑنے والا مشرک اگر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہے تو کوئی نقصان نہیں۔

ہاں اگر مشرک ذبح میں شریک ہو گا تو جانور حلال نہیں ہوگا اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا اور قربانی بھی نہیں ہوگی، اس لئے کسی کافر اور مشرک کو ذبح میں شریک نہ کریں اور کوئی غیر مسلم ذبح کرنے والے (مسلم) کے ہاتھ پر زور دے کر اس سے چھری چلانے میں اپنے ہاتھ کا سہارا نہ دے ضرورت ہو تو صرف جانور کو پکڑے۔(۳)

ذبح کرنے والے کا رخ

ذبح کرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہونا سنت ہے، اس کو بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے۔(۴)

(۱، ۲) وفی کتاب الاختیار: ذبح بین الحلق واللبة ... الصغیر من الصغیر شامی ج ۹ ص ۴۹۳ و فی الجامع الصغیر والانہار بالذبح فی الحلق کلہ ... وسطہ واعلاہ والیہ ... ج ۵ ص ۲۸۵ طحطاوی ... ج ۶ ص ۲۹۶، البحر ج ۸ ص ۴۰۰، ... ج ۵ ص ۲۲۴ فصل ما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان

(۳) وشرط کون الذابح مسلما ... شامی ج ۹ ص ۴۹۶، ... ج ۵ ص ۲۸۶ ط رشیدیہ، البحر ج ۸ ص ۳۹۸، ... ج ۵ ص ۴۵، فتح القدیر ج ۹ ص ۴۸۴ ... رشیدیہ۔

(۴) ومنہا ان یکون الذابح مستقبل القبلة ... ج ۵ ص ۶۰ [illegible]

کیا جائے اگر اس طرح اٹھانے میں کوئی عذر یا دشواری ہے تو جیسے آسانی ہو کیا کریں۔

ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا

قربانی کی نیت سے جانور خریدا تھا مگر ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو قربانی کرنے کی نیت کرنے کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی دوسری قربانی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

ذبح میں تکلیف دینا

ذبح کرتے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف دینا جائز نہیں ہے اس پر سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ذبح کرنے کے بارے میں ہدایت دی کہ چھری کو تیز کر لیا جائے، اور جلدی سے ذبح کر دیا جائے، جب جانور کی رگیں کٹ جائیں تو پھر آگے تک چھری چلانا بھی منع ہے تاکہ جانور کو بلاوجہ تکلیف نہ دی جائے۔ (۲)

رات کو ذبح کرنا

دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ تک جس طرح دن میں قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح رات کو بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔

موجودہ زمانے میں ہر جگہ تقریباً بجلی ہے روشنی اتنی زیادہ ہے کہ کسی رگ کٹنے میں کوئی شبہ نہیں رہ سکتا۔ (۳)

(۱) ذبح المشتراة لها بلا نية الأضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء، الهندية ج ۵ ص ۲۹۴ مكتبه رشيديه

(۲) ويكره كل تعذيب بلا فائدة، الدر مع الرد ج ۶ ص ۲۹۶ ط سعيد، وهذا في الحديث: وليحد أحدكم شفرته وليرح ذبيحته، ابوداود ج ۲ ص ۳۰ امداديه ملتان

(۳) وكره الذبح ليلا ... ويجوز الذبح في لياليها الا انه يكره لاحتمال الغلط في الظلمة ايام النحر ثلاثة، البحر ج ۸ ص ۱۷۴ ط سعيد، هنديه ج ۵ ص ۲۹۵، بدائع ج ۵ ص ۶۵ فصل ما يرجع الى وقت ... ط سعيد، شامي ج ۶ ص ۳۲۰

رسولی والے جانور

رسولی والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۱)

رسی

قربانی کے جانور کی رسی صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اور اگر رسی خود استعمال کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اور اگر کسی کو بطور بخشش دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔(۲)

رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا

جس آدمی پر قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی کے لئے رقم کسی اور ملک میں بھیج دے اور کسی کو قربانی کرنے کیلئے کہہ دے تو اس طرح رقم بھیج کر دوسرے ممالک میں قربانی کرنا درست ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ اتنی بات ضروری ہے کہ قربانی دونوں ممالک کے مشترکہ ایام میں ہو، یعنی جس دن قربانی کی جائے گی وہ دن دونوں ممالک میں قربانی کا مشترکہ دن ہو ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی۔

مثلاً سعودی عرب میں پاکستان کے حساب سے ایک دن پہلے قربانی شروع ہوتی

---

(۱) [illegible] الاضحية ومالا يجوز [illegible] فتاوى هندیه ج:۵ ص:۲۹۹ ط رشیدیه، شامی ج:۶ ص:۳۲۳، فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۴۹ ط دار الاشاعت

(۲) [illegible] فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۰، بدائع ج:۵ ص:۸۱ [illegible] [illegible] ج:۲ ص:۳۲۸، البحر ج:۸ ص:۱۷۸، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۰ [illegible] بدائع ج:۵ ص:۸۱ [illegible] شامی ج:۶ ص:۳۲۹

زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ

زنا بہت بڑا اور حرام ہے اس سے توبہ استغفار کرنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا البتہ زانیہ کے شوہر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے خواہ وہ شخص اس برے فعل سے بیوی کو منع کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، دونوں صورتوں میں اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے(۱)، البتہ بیوی کو اس برے فعل سے منع نہ کرنے کی صورت میں سخت گنہگار ہوگا، اور باز نہ آنے پر اس کو طلاق نہ دینے کی صورت میں دیوث ہوگا۔

زبان

جس جانور کی زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ گھاس وغیرہ نہ کھا سکے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۲)

زخم

اگر جانور کو مارنے سے اسکے بدن پر زخم ہوگیا فقط اس کی قربانی درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی قربانی نہ کرے۔(۳)

---

(۱) وشرط كون الذابح مسلما [illegible] شامی ج ۶ ص: ۲۹۶ ، هندیه ج ۵ ص ۲۸۵ ، بحر ج ۸ ص ۱۶۸ ، بدائع ج ۵ ص ۴۵ [illegible] فتح القدير ج ۸ ص ۴۰۷ ، ط رشيديه

(۲) وفي التتمة سئل [illegible] ابي الحسن علي [illegible] ولو كانت الشاة مقطوعة اللسان هل تجوز التضحية بها فقال نعم ان كان لا يخل بالاعتلاف وان كان يخل به لا تجوز التضحية بها. فتاوی هنديه ج ۵ ص ۲۹۸ ، شامی ج ۶ ص ۳۲۳ .

(۳) قطع الذئب من الية الشاة قطعة [illegible] [illegible] عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۸ الباب الخامس في العيوب [illegible]

قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۱)

سور کے دودھ سے پرورش ہوئی

اگر کسی جانور کے بچہ کی پرورش سور کے دودھ سے ہوئی، وہ بچہ حلال ہے، اس کی قربانی درست ہے لیکن قربانی کرنے سے پہلے چند روز تک دوسرا چارہ دینا چاہیے۔(۲)

سویاں پکانا

عید کے دن سویاں پکانا جائز ہے البتہ اس کو لازم سمجھنا جائز نہیں۔

سینگ

☆...جس جانور کے پیدائش سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے مگر ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے(۳)، البتہ اگر سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) [illegible] ان علم [illegible] الاموال [illegible] عليهم [illegible] علم [illegible] المحرم لا يحل له [illegible] صاحبه [illegible] ج:۶ ص:۳۸۵، هندية ج:۵ ص:۳۰۴ ... ولو كان شريك الستة نصرانيا او مريدا اللحم لم يجز عن واحد منهم [illegible] البحر الرائق ج:۸ ص:۳۲۶، وكذلك ان كان احدهم [illegible] بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل ما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۲) الجدي اذا كان يربى بلبن الأتان والخنزير ان اعتلف أياما فلا بأس لأنه بمنزلة الجلالة [illegible] هندية ج:۵ ص:۲۹۰، [illegible] باب ما يؤكل من الحيوان وما لا يؤكل، شامي ج:۶ ص:۳۰۹.

(۳) ويجوز بالجماء التي لا قرن لها وكذا مكسورة القرن كذا في الكافي، فتاوى هندية ج:۵ ص:۲۹۷، شامي ج:۶ ص:۳۲۳.

(۴) وان بلغ الكسر المشاش لا يجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين كذا في البدائع، فتاوى هندية ج:۵ ص:۲۹۷، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب [illegible]، شامي ج:۶ ص:۳۲۳، البحر ج:۸ ص:۱۷۶، بدائع ج:۵ ص:۷۶ [illegible] في محل الاضحية، فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۳ [illegible].

نہیں تو اس سے کسی کی بھی نہیں ہوگی۔(۱)

شرکت سے علیحدہ ہو جانا

☆.....قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب تھی، اور وہ پھر ذبح سے پہلے شرکت سے علیحدہ ہوگیا اور دوسرا آدمی اس کی جگہ شریک ہوگیا تو قربانی ہو جائے گی۔(۲)

☆.....قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب نہ تھی وہ اگر ذبح کرنے سے پہلے علیحدہ ہو جائے تو اس پر قربانی واجب رہ جائے گی(۳)، اور اس جانور کے دوسرے شرکاء کی قربانی بھی درست نہ ہوگی۔(۴)

شرکت کا افضل طریقہ

☆.....بڑے جانور میں شریک ہونے والے جانور خریدنے سے پہلے شریک ہو جائیں اور پھر جانور خریدیں یہ سب سے زیادہ افضل طریقہ ہے۔(۵)

☆.....جانور خریدنے والا اس نیت سے جانور خریدے کہ ایک حصہ یا دو حصے میں اپنی قربانی کیلئے رکھوں گا اور باقی حصوں میں دوسروں کو شریک کرلوں گا، یہ بھی

---

(۱) ولو ذبح الباقون بغير اذن الورثة لا يجزيهم لانه لم يقع بعضها قربة لعدم الاذن منهم فلم يقع الكل قربة ضرورة عدم التجزي. هندية ج:۵ ص:۳۰۵، ط رشیدیه. البحر ج:۸ ص:۱۷۱۔

(۲) وتقسيم بالحصص بعد الزيادة ولا يصح النقصان كذا في الخلاصة. عالمگیری. کتاب الاضحیۃ الباب الثامن ج:۵ ص:۳۰۴، کتاب البحر ج:۸ ص:۲۰۲، دار المعرفت. ولو اشترى بقرة يريد ان يضحي بها، ثم اشرك فيها ستة يكره ويجزيه لانه بمنزلة سبع شياه حكما الا ان يريد حين اشتراها ان يشركهم فيها فلا يكره. هندية ج:۵ ص:۳۰۴، بدائع ج:۴ ص:۲۲، ط سعید۔

(۳) فالفقير شراها لها لوجوبها عليه بذلك حتى يمتنع عليه بيعها. تنوير الابصار مع الدر المختار شامی. کتاب الاضحیۃ، ج:۶ ص:۳۲۰ ط سعید۔

(۴) لان بعضها لم يقع قربة. الفروع الرد، کتاب الاضحیۃ، ج:۶ ص:۳۲۶۔

(۵) ولو اشترى بقرة يريد ان يضحي بها ثم اشرك فيها ستة. وان فعل ذلك قبل ان يشتريها كان احسن. هندية ج:۵ ص:۳۰۴، شامی ج:۶ ص:۳۱۵۔

لے دینا چاہئے تاہم اگر کوئی شریک خوشی سے دوسرے کی طرف سے کوئی پیسہ زیادہ دے سکے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔(۱)

شریک کرنا

☆......کسی جانور کی خریداری کے وقت کسی کو شریک کرنے کی نیت کی ہے یا نہیں کی دونوں صورتوں میں اگر خریدار مالدار ہے تو دوسرے لوگوں کو شریک کر سکتا ہے۔(۲)

☆ اور اگر خریدار مالدار نہیں بلکہ فقیر ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت تھی تو دوسرے آدمی کو شریک کر سکتا ہے: اور اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت نہیں تھی تو خریدنے کے بعد کسی اور آدمی کو شریک نہیں کر سکتا۔(۳)

شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں

بیوی کی طرف سے قربانی کرنا شوہر پر لازم نہیں، البتہ شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی قربانی کر سکتا ہے۔(۴)

---

(۱) وإن كانوا كباراً إن فعل بأمرهم جاز عن الكل في قول أبي حنيفة وأبي يوسف وإن فعل بغير أمرهم أو بغير أمر بعضهم لا تجوز عنه ولا عنهم في قولهم جميعاً. شامي ج:۶ ص:۳۱۵، البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۸، ط: سعيد

(۲) في الهداية: ولو اشترى بقرة يريد أن يضحي بها ثم اشترك فيها ستة يكره ويجزيهم لأنه بمنزلة سبع شياه حكماً إلا أن يريد حين اشتراها أن يشركهم فيها فلا يكره وإن فعل ذلك قبل أن يشتريها كان أحسن وهذا لأنه يكون مبتدعاً ... باب الأضحية، ج:۴ ص: ۴۴۳، ط: رشيدية، شامي ج:۶ ص:۳۱۶، ط: سعيد

(۳) في الهندية: وإن كان فقيراً معسراً فقد أوجب بالشراء فلا يجوز أن يشرك فيها وكذا لو أشرك فيها ستة بعد ما أوجبها لنفسه لم يسعه لأنه أوجبها كلها لله تعالى وإن أشرك جاز ويضمن ستة أسباعها، ج:۵ ص:۳۰۴، ط: رشيدية، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة، شامي ج:۶ ص:۳۱۶

(۴) في الهندية: ولو ضحى ببدنة عن نفسه وعرسه وأولاده ليس هذا في ظاهر الرواية وقال الحسن بن زياد في كتاب الأضحية إن كان أولاده صغاراً جاز عنه وعنهم جميعاً في قول أبي حنيفة –

شیعہ کا ذبیحہ

شیعہ مسلمان بھی نہیں اور کتابی بھی نہیں اس لئے ان کے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال نہیں (۱)۔ واضح رہے کہ شیعہ اثنا عشری تحریف قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، حضرات تین صحابہ کرام کے علاوہ باقی صحابہ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں تفصیل کیلئے ماہنامہ بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے اس میں مفصل ومدلل بحث اور فتاوی موجود ہیں۔ (۲)

اسی طرح آغا خانی اور بوہری وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

شیعہ کی شرکت

شیعہ کافر ہیں اگر کسی جانور میں اس کا حصہ رکھ لیا گیا تو کسی کی قربانی بھی نہیں ہوگی۔ (۳)

صاحب نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مر گیا

☆..... کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا

---

(۱) [illegible]

(۲) ماہنامہ بینات شیعہ نمبر [illegible]

(۳) تفصیل کیلئے ماہنامہ بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے [illegible]

وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ مر گیا تو اس سے قربانی ساقط ہو گئی، قربانی کے لیے وصیت کرنا، وارثوں کے لئے اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ اگر کوئی صاحب نصاب قربانی کے ایام میں انتقال کر گیا اور اس نے اس سال کی قربانی نہیں کی تو اس سے قربانی کا وجوب ساقط ہو جائے گا۔ (۲)

صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نذر مانی تو اس کو قربانی کے ایام میں دو قربانیاں کرنی ہوں گی، ایک قربانی تو منت کی وجہ سے لازم ہوگی اور دوسری قربانی صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے لازم ہوگی۔ (۳)

صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے

صاحب نصاب آدمی پر قربانی واجب ہے، اور قربانی واجب ہونے کی دلیل سنن ابن ماجہ میں مروی ہے "عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال: من کان له سعة ولم یضح فلا یقربن مصلانا" ابن ماجه ابواب الاضاحی ص: ۲۲۶ قدیمی کتب خانہ۔

یعنی جس کو وسعت ہے اور وہ قربانی نہ کرے تو ہمارے مصلی (عید گاہ) کے قریب نہ آئے۔

مطلب یہ کہ صاحب نصاب وسعت والا ہے لیکن اگر ایک گھر میں دو شخص

(۱، ۲) فی الھندیة: ولو مات الموسر فی ایام النحر قبل ان یضحی سقطت عنه الاضحیة ج۵ ص ۲۹۳ الباب الاول، ط رشیدیہ، البحر ج ۸ ص ۱۷۵، شامی ج ۹ ص ۳۱۹

(۳) وفی الشامیة: واعلم انه قال فی البدائع ... ان یضحی شاة وذلک فی ایام النحر وهو موسر فعلیه ان یضحی شاتین شاة بالنذر وشاة بایجاب الشرع ابتداء الا اذا عنی به الاخبار عن الواجب علیه فلا یلزمه الا واحدة ج ۹ ص ۳۲۰، ۳۲۲ ط سعید، البحر ج ۸ ص ۱۷۵، ھندیہ ج ۵ ص ۲۹۳

صاحب نصاب ہیں تو دونوں پر قربانی واجب ہوگی، اور چار ہوں تو چاروں پر ادا علیحدہ ایک ہے۔(۱)

صاحب نصاب غریب ہوگیا

کسی پر قربانی واجب تھی مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ غریب ہوگیا تو اس سے قربانی ساقط ہو جائے گی۔(۲)

صحت یابی کے لئے قربانی کرنا

مریض کی صحت کی نیت سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے کوئی جانور ذبح کرنا جائز ہے البتہ زندہ جانور کا صدقہ کردینا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے

جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۴)

(۱) البحر الرائق ج۸ص:۱۷۳، کتاب الاضحیة ط:سعید، بدائع الصنائع ج۵ ص:۶۳، فصل ما شرائط الوجوب ،ط سعید.

(۲) فلو كان غنيا في أول الأيام فقيرا في آخرها لا تجب عليه . البحر الرائق ج۸ ص:۱۷۵، ۱۹۰، عالمگیری ج۵ص:۲۹۲، ولو افتقر في أيام النحر سقطت عنه وكذا لو مات ولو ضحى ثم سقطت البحر ج۸ص:۱۷۳

(۳) ولو ترك التضحية ومضت أيامها تصدق بها حية وفي الشامية وظاهره أنه يتصدق بها حية لو ذبحها بعد مضي الأيام فإن تصدق بلحمها أجزأه لأن الواجب التصدق بعينها وهذا مثله فيما هو المقصود. البحر الرائق ج۸ ص:۲۰۲، كفاية المفتي ج۸ص:۱۹۲.

(۴) في البحر ولو لم تجب الأضحية لعدم النصاب ... بالقدرة الميسرة ... شرائط النصاب ... كما في صدقة الفطر ج۸ص:۱۷۳ ط ... سعيد . و في تنوير الأبصار ... والإسلام والإقامة واليسار الذي يتعلق به صدقة الفطر ... —

شکل ہے۔(۱)

(ط)

طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا

طالب علم کے لئے نفلی قربانی سے دینی کتابیں خریدنا بہتر ہے۔(۲)

(ع)

عرفہ

عرفہ کا دن ایک ہے یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔(۳)

عضو تناسل

ذبح شدہ جانور کا عضو تناسل کھانا مکروہ تحریمی ہے اور غیر مذبوحہ کا حرام ہے۔(۴)

---

(۱) وفي الشرح: ودلت المسألة ان الملاهي كلها حرام ويدخل عليهم بلا اذنهم لانكار المنكر قال ابن مسعود صوت اللهو والغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء النبات قلت وفي البزازية استماع صوت الملاهي كضرب قصب ونحوه حرام لقوله عليه السلام استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر. شامي ج ۶ ص ۳۴۸، ۳۴۹۔

(۲) عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة الا من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له، مشكوٰة ص: ۳۲، كتاب العلم، ط: قديمي كتب خانه.

(۳) وفي الشامي: الا انه لم يدخل فيه الليلة العاشرة من ذي الحجة لانه ... النهار الماضي وهو يوم عرفة بدليل ان من ادركها فقد ادرك الحج كما لو ادرك النهار وهو يوم عرفة۔
ج۲ شامي: ... فصل ان شرائط جواز الاقامة ... ط: سعيد

(۴) في الدر المختار: كره تحريما وقيل تنزيها والاول اوجه من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر للاثر الوارد في كراهة ذلك.
شامي ج ۶ ص: ۷۴۹، مسائل شتى، ط: سعيد.

عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت

☆...... بڑے جانور میں عقیقہ کی نیت سے متعدد افراد شریک ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ تمام شرکاء کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو۔(۱)

☆ بڑے جانور میں بعض شرکاء قربانی کی نیت سے اور بعض عقیقہ کی نیت سے شریک ہو سکتے ہیں۔(۲)

☆ ...... عقیقہ کی نیت سے قربانی کے بڑے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

عمر اور دانت

قربانی کے لئے جانور خریدتے وقت عام طور پر جانور کے دانت دیکھنے کا رواج ہے اگر کیرا ہے تو ٹھیک نہیں ورنہ اگر کیرا نہیں ہے تو لے لیتے ہیں، حالانکہ شریعت میں عمر کا اعتبار ہے دانت کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ اس کی تفصیل "جانوروں کی عمریں" عنوان کے تحت گذر چکی ہے۔(۴)

البتہ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ کی رائے یہ ہے کہ قربانی کیلئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں، چونکہ اکثر حالات میں جانوروں کی صحیح عمر معلوم نہیں

---

(۱) فی الهندیة: وكذلك ان اراد بعضهم العقيقة عن ولد ولد له ج:۵ ص:۳۰۴ ط: رشیدیه كذا فی الشامية ج:۶ ص:۳۲۶ ط سعید. البحر ج:۸ ص:۱۷۸. بدائع ج:۵ ص:۷۲ ط.

(۲) فی الهندیة: ولو ارادوا القربة الاضحية او غيرها من القرب اجزأهم سواء كانت القربة واجبة او تطوعا او وجب على البعض دون البعض ج:۵ ص:۳۰۴ ط رشیدیه. وكذلك ان اراد بعضهم العقيقة عن ولد له ج:۵ ص:۳۰۴

(۳) حواله بالا. شامی ج:۶ ص:۳۲۶. البحر ج:۸ ص:۱۷۸. بدائع ج:۵ ص:۷۲

(۴) فی الهندیة: ومن المشائخ من قال: الجذع من الضأن ما تمت له ستة اشهر ج:۵ ص:۲۹۷ ط: رشیدیه. بدائع ج:۵ ص:۷۰ فصل اما الذي يرجع الى المضحى.

نئی بھیڑ دوسرا جانور لیکر قربانی کرنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

مسئلہ......اگر کسی نے قربانی کے لئے بے عیب جانور خریدا تھا مگر بعد میں کوئی ایسا عیب پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہ ہو تو اگر قربانی منت والی نذر کی ہو تو اس کی جگہ بے عیب جانور کی قربانی ضروری ہے، خواہ وہ شخص امیر ہو یا غریب، اور اگر قربانی نذر و منت کی نہ ہو تو غریب کے لئے اس عیب دار جانور کی قربانی کر دینا کافی ہے اور امیر پر اس کی جگہ دوسرے بے عیب جانور کی قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۲)

مسئلہ... اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہوگیا، مثلاً ٹانگ ٹوٹ گئی، یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔(۳)

عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا

شہروں میں جہاں عید کی نماز ہوتی ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا درست نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی دوبارہ کرنی لازم ہوگی، البتہ گاؤں جہاں پر عید کی نماز نہیں ہوتی ذبح کر سکتے ہیں۔(۴)

---

(۱) ایضاً

(۲) ولو اشتری رجل اضحیۃ وھی سمینۃ فعجفت عنده حتی صارت بحیث لو اشتراھا علی ھذه الحالۃ لم تجزئه إن كان موسرا، وإن كان معسرا أجزأته إذ لا أضحیۃ في ذمته، فإن اشتراها للأضحیۃ فقد تعینت الشاة للأضحیۃ حتی لو كان الفقیر أوجب علی نفسه أضحیۃ لا تجوز عنه. عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۹، بدائع ج:۵ ص:۷۶، فصل اما شرائط جواز إقامۃ الواجب، البحر ج:۸ ص:۱۷۷

(۳) ولو قدم أضحیۃ لیذبحها فاضطربت في المكان الذي یذبحها فیه فانكسر رجلها ثم ذبحها مكانها أجزأه. ع ج:۵ ص:۲۹۹، ط: رشیدیہ. فتح القدیر ج:۸ ص:۴۳۵، ط: رشیدیہ. بدائع ج:۵ ص:۷۶، البحر ج:۸ ص:۱۷۷ ط: سعید.

(۴) قال رحمه الله: ولا یذبح قبل الصلاۃ في المصر یعني لا یجوز لأهل المصر أن یذبحوا الأضحیۃ قبل أن یصلوا صلاۃ العید ویجوز لأهل القری والبادیۃ أن یذبحوا بعد صلاۃ الفجر قبل أن یصلي الإمام صلاۃ العید والأصل في ذلك قوله ﷺ من ذبح قبل صلاۃ الإمام فلیعد ذبیحته ومن ذبح بعد صلاۃ الإمام فقد تم نسكه وأصاب سنۃ المسلمین قال صاحب الهدایۃ ...

اور اگر غریب آدمی نے پہلا جانور گم ہونے کے بعد دوسرا جانور خرید لیا پھر پہلا بھی مل گیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ غریب آدمی قربانی کی نیت سے جتنے جانور خریدتا جائے گا سب کی قربانی واجب ہوتی جائے گی۔ (۱)

غصب شدہ جانور کی قربانی

اگر کسی نے کسی کے جانور کو غصب کر کے قربان کر ڈالا تو قربانی ادا ہو جائے گی البتہ غاصب پر ضروری ہوگا کہ مالک کو جانور کی قیمت ادا کر دے۔ (۲)

غلاظت کھانے والا جانور

جو جانور باہر کی مثلاً غلاظت کھاتا ہے اس کے باندھنے (پابند رکھنے) سے پہلے اس کی قربانی جائز نہیں ہے، البتہ اگر چند روز کے لئے باندھ کر چارہ وغیرہ کھلایا جائے گا اور آزاد پھرنے نہ دیا جائے کہ گندگی اور غلاظت میں منہ نہ ڈالے تو اس کی قربانی درست ہے، اگر اونٹ ہے تو چالیس روز رکھا جائے، بھینس بیل وغیرہ کو بیس روز اور بکرا بکری کو دس روز بند رکھ کر چارہ کھلایا جائے۔ (۳)

---

(۱) لان الوجوب على الفقير بالشراء والالتزام يتناول هذه العين فوجب التضحية بها فسقط والواجب بهلاك العين، خلاصة الفتاوى ج:۴ ص:۳۱۸، البحر ج:۸ ص:۱۷۵ ط سعيد. ولو اشترى الغني اضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى في ايام النحر كان له ان يضحي بايهما شاء، ولو كان معسرا فاشترى شاة ... ثم وجد الاولى قالوا عليه ان يضحي بهما. فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۴ ط رشيديه، البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۵، بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۶ فصل في كيفية الوجوب ط سعيد.

(۲) في المستصفى لو غصب اضحية غيره فضحاها عن نفسه وضمن القيمة فضحيها صحيح لانه ملكها بسابق الغصب. فتاوى هنديه ج:۵ ص:۳۰۲ ط رشيديه، البحر ج:۸ ص:۱۷۵، بدائع ج:۵ ص:۶۷ فصل في شرط جواز اقامة الواجب.

(۳) ولا تجوز الجلالة وهي التي تاكل العذرة ولا تاكل غيرها فان كانت الجلالة ابلا تمسك اربعين يوما حتى يطيب لحمها والبقر يمسك عشرين يوما والغنم عشرة ايام. فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۸ ط رشيديه، البحر ج:۸ ص:۱۷۶ ط سعيد، شامي ج:۶ ص:۳۲۵، بدائع ج:۵ ص:۷۵ فصل في بيان شرط حل الاكل ط سعيد.

غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا

"کافر کو گوشت دینا" کے عنوان کو دیکھیں۔

غیر مسلم کا ذبیحہ

ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا مسلمان یا کتابی ہونا شرط ہے۔ لہٰذا غیر مسلم اور غیر کتابی کا ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں ہے۔ (۲)

(ف)

فائدہ اٹھانا مکروہ ہے

قربانی کے جانور سے فائدہ اٹھانا مکروہ ہے، اور صحیح قول کے مطابق مالدار اور غریب اس حکم میں برابر ہیں۔ (۳)

فساد ہو گیا

اگر کسی شہر میں فساد ہو گیا اور نماز پڑھنا مشکل ہو گیا، اور لوگوں نے صبح صادق طلوع ہونے کے بعد ہی قربانی کرلی تو درست ہے۔ (۴)

---

(۱) وحل ذبيحة مسلم وكتابي لقوله تعالى "وطعام الذين أوتوا الكتاب حل لكم" والمراد به ذبائحهم لأن مطلق الطعام غير المذكى يحل من أي كافر والمراد في الكتابي من لا يكون محاربا. حربيا البحر ج ۸ ص ۱۹۱، هندیه ج ۵ ص ۲۸۵، بدائع ج ۵ ص ۴۵، شامی ج ۱ ص ۲۹۶

(۲) لا مجوسي ووثني ومرتد ومحرم وتارك التسمية عمدا يعني لا تحل ذبيحة هؤلاء. شامی ج ۶ ص ۲۹۸، البحر ج ۸ ص ۱۸۰ ط سعید، کتاب الذبائح هندیه ج ۵ ص ۲۸۵، بدائع ج ۵ ص ۴۵ فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان ط سعید۔

(۳) ولو اشترى شاة للأضحية يكره أن يحلبها أو يجز صوفها فينتفع به لأنه عينها للقربة فلا يحل له الانتفاع بجزء من أجزائها قبل إقامة القربة بها. هندیه ج ۵ ص ۳۰۰ ط رشیدیه، والصحيح أن الموسر والمعسر في حلبها وجز صوفها سواء. فتاوی هندیه ج ۵ ص ۳۰۰، شامی ج ۶ ص ۳۲۹، البحر ج ۸ ص ۱۷۶، بدائع ج ۵ ص ۸۰ ط سعید۔

(۴) وفي الواقعات لو أن بلدة وقعت فيها فتنة ولم يبق فيها وال ليصلي بهم صلاة العيد فضحوا بعد طلوع الفجر جاز وهو المختار لأن البلدة صارت في حق هذا الحكم كالسواد ...

فقیر آخری وقت میں مالدار ہوگیا

اگر کسی فقیر نے اول وقت میں اپنی خوشی سے قربانی کی پھر آخری وقت میں مالدار ہوگیا، تو اس پر دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۱)

فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا

اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس سے بھی قربانی ضروری اور واجب ہوجاتی ہے۔(۲)

(ق)

قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے

ہر سال صاحب استطاعت مسلمانوں پر جانور کی قربانی کرنا جو واجب ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے، اس لئے جانور ذبح کرنے کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کردینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار پر عمل نہیں ہوگا۔(۳)

= وعليه الفتوى، هندية ج: ٥ ص: ٢٩٥، ط: رشيدية. البحر ج: ٨ ص: ١٧٤. بدائع ج: ٥ ص: ٦٣، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط: سعيد.

(١) ولو ضحى في أول الوقت وهو فقير ثم أيسر في آخر الوقت فعليه أن يعيد الأضحية عندنا، بدائع ج: ٥ ص: ٦٥ فصل اما كيفية الوجوب. عالمگیری ج: ٥ ص: ٢٩٣، كيفية الوجوب. البحر ج: ٨ ص: ١٧٣، كتاب الأضحية. شامي ج: ٦ ص: ٣١٩، كتاب الأضحية. ط: سعيد.

(٢) الفقير كالغاصب لله علي أن أضحي بهذه الشاة المشتري شاة بنية الأضحية وإن المشتري غنيا لا تصير واجبة . وإن كان فقيرا في ظاهر الرواية تصير واجبة بنفس الشراء، هندية ج: ٥ ص: ٢٩٤. ط: رشيدية. شامي ج: ٦ ص: ٣٢٠. البحر الرائق ج: ٨ ص: ١٧٥. ط: سعيد.

(٣) وعن زيد بن أرقم قال قال رسول الله ﷺ يا رسول الله ما هذه الأضاحي قال سنة أبيكم إبراهيم عليه السلام قالوا فما لنا فيها يا رسول الله قال بكل شعرة حسنة، رواه أحمد وابن ماجه، مشكوة ص: ١٢٩، قديمي كتب خانه. أي طريقته التي أمرنا باتباعها لقال تعالى ان اتبع =

قربانی اور صدقہ میں فرق ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کا اصل مقصد جان کا نذرانہ پیش کرنا ہے، چنانچہ اس سے انسان میں جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور یہی بات قربانی کی روح ہے تو یہ روح صدقہ سے حاصل نہیں ہو سکتی، کیونکہ قربانی کی روح تو جان دینا ہے اور صدقہ کی روح مال دینا ہے۔

پھر قربانی کا صدقہ سے مختلف ہونا اس طرح بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا کوئی دن متعین نہیں مگر قربانی کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے اور اس کا نام بھی یوم النحر اور عید الاضحیٰ یعنی قربانی کا دن رکھا گیا ہے۔(۱)

قربانی ایک اہم عبادت

قربانی ایک اہم عبادت اور اسلام کے شعائر میں سے ہے، جاہلیت کے زمانہ میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے، اسی طرح آج تک دوسرے مذاہب میں بھی قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے، بتوں کے نام پر یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔(۲)

ــ قال ابراهيم حيث الخ من الشرائع القديمة التي قررها شريعتنا، مرقاة المفاتيح ج۳ ص: ۲۱۳ باب الاضحية. الفصل الثالث ط: امدادية. واما الذي يجب على الغني دون الفقير فما يجب من غير نذر ولا شراء للاضحية بل شكرا لنعمة الحياة واحياء لميراث الخليل عليه الصلاة والسلام حين امره الله تعالى عز اسمه بذبح الكبش في هذه الايام فداء عن ولده ومطية على الصراط ومغفرة للذنوب و تكفيرا للخطايا الخ بدائع ج:۵ ص:۶۲. تجب التضحية اى اراقة الدم من النعم قال في الجوهرة والدليل على انها الاراقة لو تصدق بعين الحيوان لم يجز والتصدق بلحمها بعد الذبح مستحب وليس بواجب شامي ج۶ ص: ۳۱۳، بدائع ج:۵ ص:۶۶ فصل اما كيفية الوجوب.

(۱) خطبات حكيم الاسلام ج:۴ ص:۳۳۶ سنت حضرت خليل، كتب خانه مجيديه ملتان.

(۲) احكام و تاريخ قرباني مصنفه مفتي محمد شفيع صاحبؒ ص:۳۴ ط: ادارة المعارف.

قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم خواب میں دیا، اس کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اصل مقصود بیٹے کو ذبح کرانا نہیں تھا، بلکہ باپ بیٹے کا امتحان ہی لینا مقصود تھا، اس لئے صریح اور واضح الفاظ میں ذبح کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ وہ ذبح کر رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب انہوں نے وہ عمل مکمل کر دیا جس کو خواب میں دیکھا تھا، تبھی آواز نے ان کو امتحان میں کامیابی کی خوش خبری سنا دی۔ (۱)

قربانی کا حکم عام ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کارناموں میں سے جو چیزیں کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص تھیں، وہ صرف حجاج پر لازم کی گئیں، جو اس مقام پر پہنچ کر انجام دیتے ہیں جیسے منیٰ میں تینوں شیطانوں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اور [illegible] کے سات چکر لگانا، اور جو عمل اس خاص جگہ سے تعلق نہیں رکھتا، ہر جگہ کیا جا سکتا ہے جیسے جانور کی قربانی، اس کو تمام امت کے لئے عام حکم کے ساتھ واجب اور لازم قرار دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ اور تمام صحابہ و تابعین بشمول تمام امت ہر خطے اور ہر ملک اور ہر جگہ اس واجب کی تعمیل کرتے رہے ہیں، اور اس کو نہ صرف واجبات اسلامی میں سے ایک واجب قرار دیا گیا بلکہ شعائر اسلام میں داخل سمجھا گیا ہے، والبدن جعلناها

— وركنها [illegible] ... شامی ج۶ ص: ۳۲۰، ۳۲۳.
بدائع ج ۵ ص: ۶۳ فصل [illegible] شرائط الوجوب ... [illegible] على الغني ... [illegible]
[illegible] ... [illegible]
[illegible] ... ج ۹ ص: ۳۲۰ [illegible]

(۱) ماخوذ از احکام قربانی، مفتی محمد شفیع صاحب ص: ۱۰، ادارۃ المعارف، کراچی

لکم من شعائر اللہ لکم فیھا خیر. سورہ حج آیت: ۳۶. (۱)

قربانی کا سبق

ہر سال قربانی سے یہ سبق دیا جاتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا ضروری ہے ورنہ ایمان کامل نہیں ہوگا اور عاشقیت اور عبدیت کا حق ادا نہیں ہوگا۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی — حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا (۲)

قربانی کا گوشت بدلے میں دینا

کھانے کی چیز کے علاوہ کسی دوسری چیز کے بدلے میں قربانی کا گوشت دینا یا فروخت کرنا یا قصائی اور ملازم کی اجرت میں دینا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کی مقدار پیسہ صدقہ کر دے۔ (۳)

قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا

قربانی کا گوشت پکانے کے بعد نوکر کو کھلانا جائز ہے، کیونکہ گوشت پکانے کے

---

(۱) احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع ص: ۲۳ ط: ادارۃ المعارف۔

(۲) احکام و تاریخ قربانی ص: ۲۲ ط: ادارۃ المعارف

(۳) (الدر المختار) في القنية: اشترى بلحمها مأكولا فأكله لم يجب عليه التصدق بقيمته استحسانا (شامي ج: ٦ ص: ٣٢٨ ط: سعيد). ولا يبيع جلدها وأطرافها ورأسها وصوفها ووبرها وشعرها ولبنها الذي يحلبه منها بعد ذبحها بشيء لا يمكن الانتفاع به إلا باستهلاك عينه ولا يعطي أجر الجزار والذابح منها، فإن باع شيئا من ذلك بما ذكرنا نفذ عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى، وعند أبي يوسف رحمه الله تعالى لا ينفذ لما ذكرنا ويتصدق بثمنه، والحكم بمنزلة البدل في الصحيح حتى لا يبيعه بما لا ينتفع به إلا بعد الاستهلاك ولو باعها يتصدق بها لأن القربة انتقلت إلى بدلها كالصدقة (بدائع ج: ٥ ص: ٨١ فصل وأما بيان ما يستحب قبل التضحية، فتاوى هندية ج: ٥ ص: ٣٠١ ط رشيدية، شامي ج: ٦ ص: ٣٢٩، فتح القدير ج: ٨ ص: ٤٣٥ ط: رشيدية، البحر ج: ٨ ص: ١٧٩ ط: سعيد.

بعد قربانی کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔(۱)

قربانی کا وقت

مسئلہ: قربانی کا وقت شہروں میں دسویں تاریخ کو عید کی نماز کے بعد سے بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے، جس دن جی چاہے قربانی کرے، قربانی صحیح ہو جائے گی، لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہتر پہلا دن بقرہ عید کا پہلا دن ہے، پھر دوسرا دن، پھر آخری دن۔(۲)

قربانی کا وقت دیہات میں: (جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں ہے) صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے قربانی کرنا جائز ہے۔(۳)

مسئلہ: جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کرے۔(۴) اگر کسی نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی کی، تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا، اس پر نماز کے بعد دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۵)

---

(۱) [illegible] فتاوى هندية ج:۵ ص:[illegible] [illegible] البحر الرائق ج:۸ ص:[illegible] فتح القدير ج:۸ ص:[illegible]

(۲) ووقت الأضحية ثلاثة أيام العاشر والحادي عشر والثاني عشر أولها أفضلها وآخرها أدونها ويجوز في نهارها وليلها بعد طلوع الفجر من يوم النحر إلى غروب الشمس من اليوم الثاني عشر [illegible]

(۳) والوقت المستحب للتضحية في حق أهل السواد بعد طلوع الشمس. هندية ج:۵ ص:۲۹۵ [illegible] البحر ج:۸ ص:[illegible]

(۴) والوقت المستحب في حق أهل المصر بعد الخطبة. فتاوى هندية ج:۵ ص:۲۹۵ فتح القدير [illegible] بدائع [illegible]

(۵) [illegible] فتاوى هندية الباب الثالث في وقت الأضحية ج:۵ ص:۲۹۵ [illegible] بدائع [illegible] البحر ج:۸ ص:[illegible]

☆...اگر کوئی شہر یا قصبہ میں رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی بقر عید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے، اگرچہ وہ خود شہر ہی میں موجود ہو، لیکن جب قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دیا تو نماز سے پہلے صبح صادق کے بعد قربانی کرنا جائز ہے ذبح ہونے کے بعد اس کو منگوا لے اور گوشت کھا لے۔(۱)

☆...بارھویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج غروب ہو گیا تو اب قربانی درست نہیں اب صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......دسویں سے بارھویں تاریخ تک دن اور رات میں جب بھی چاہے قربانی کر سکتا ہے البتہ دن میں زیادہ بہتر ہے رات میں ذبح ٹھیک نہیں ہے۔(۳)

☆......پورے شہر میں کسی مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہو گئی تو اس وقت قربانی کرنا جائز ہے، خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں۔(۴)

☆...اگر کسی وجہ سے عید کی نماز دسویں تاریخ کو نہیں پڑھی گئی تو اس روز زوال کے بعد جانور ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۵)

---

(۱) وحيلة المصري إذا أراد التعجيل أن يبعث بها إلى خارج المصر في موضع يجوز للمسافر أن يقصر فيه كما طلع الفجر وقالوا من طلوع الفجر. البحر ج:۸ ص:۱۷۵ ط. سعيد. شامي ج:۶ ص:۳۱۸. هندية ج:۵ ص:۲۹۵. فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۳ ط. رشيدية.

(۲) وقت الأضحية ثلاثة أيام العاشر والحادي عشر والثاني عشر بعد طلوع الفجر من يوم النحر إلى غروب الشمس من اليوم الثاني عشر فإن مضت فالمستحب أن لا يأكل منه و يتصدق بالكل. الفتاوى الهندية ج:۵ ص:۲۹۵ الباب الثالث ط. رشيدية.

(۳) وقت الأضحية ثلاثة أيام العاشر والحادي عشر والثاني عشر أولها أفضلها وآخرها أدونها ويجوز في نهارها وليلها بعد طلوع الفجر من يوم النحر إلى غروب الشمس من اليوم الثاني عشر. هندية ج:۵ ص:۲۹۵، ط. رشيدية. بدائع ج:۵ ص:۶۵ فصل أما وقت الوجوب. شامي ج:۶ ص:۳۱۸. فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۲ ط. رشيدية.

(۴) إذا استخلف الإمام من يصلي بالضعفة في المسجد الجامع وخرج بنفسه إلى الجبانة مع الأقوياء فضحى رجل بعد ما صلى أهل المسجد قبل أن يصلي أهل الجبانة في الاستحسان تجوز. الفتاوى الهندية ج:۵ ص:۲۹۵ ط. رشيدية. بدائع ج:۵ ص:۷۳ فصل ما شرائط جواز إقامة الواجب ط. رشيدية. البحر ج:۸ ص:۱۷۵.

(۵) إذا ترك الصلاة يوم النحر عمدا أو بغير عذر لا تجوز الأضحية حتى تزول الشمس. =

قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو

مسئلہ......قربانی کرتے وقت جو بھی نقص جانور میں پیدا ہو، اس کا اعتبار نہیں، قربانی درست ہے۔(۱)

مسئلہ...... اگر قربانی کے لئے جانور لٹایا اور چھری پھیرنے سے پہلے اس کی آنکھ خود بخود نکل گئی تو اس کی قربانی درست ہے۔ کذا فی فتح القدیر، ج:۸، ص:۴۳۵ (*)

قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں

اگر قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور قربانی کا جانور دوسرے ملک میں ہو تو اس صورت میں جانور اور قربانی کرنے والے دونوں کا اعتبار کیا جائے گا یعنی دونوں کے اعتبار سے عید کے جو مشترک دن ہوں گے ان میں قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

مثلاً ایک شخص سعودی عرب میں رہتا ہے وہ اپنی قربانی پاکستان میں کرانا چاہتا ہے تو جانور پاکستان میں اور قربانی کرنے والا سعودی عرب میں، عام طور پر سعودی عرب میں قربانی کا دن ایک دن پہلے ہوتا ہے اور پاکستان میں ایک دن بعد تو ایسی صورت میں

---

* فتاوی ہندیہ ج:۵ ص:۲۹۵، الباب الثالث في وقت الاضحية، ط. رشيدية.

(۱) ولو قدم اضحيته ليذبحها فاضطربت في المكان الذي يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها اجزأه، فتاوى هندية ج:۵ ص:۲۹۹ ط. رشيدية. البحر ج:۸ ص:۱۷۷، فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۵، بدائع الصنائع ج:۵ ص:۷۶ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط. سعيد

(۲) ولو كانت [illegible] عند الذبح فاصابت عينها [illegible] [illegible] عن ابي حنيفة [illegible] [illegible] من اضطرابها، هندية ج:۵ ص:۲۹۹، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب ط. رشيدية، بدائع ج:۵ ص:۷۶.

(۳) وروي عنهما ايضا ان الرجل اذا كان في مصر واهله في مصر آخر فكتب اليهم ليضحوا عنه فانه يعتبر مكان الاضحية فينبغي ان يضحوا عنه بعد فراغ الامام من صلاته في المصر الذي يضحى عنه فيه وعن ابي الحسن انه لا يجوز حتى في المصرين جميعا. فتاوى هندية ج:۵ ص:۲۹۶، الباب الثالث فيما يتعلق بالمكان والزمان ط. رشيدية، بدائع ج:۵ ص:۷۴ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

قربانی کے مشترکہ ایام پاکستان کا پہلا اور دوسرا دن ہے لہٰذا پاکستان میں قربانی کی جانور کو پہلے یا دوسرے دن ذبح کیا جائے ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی مثلاً پاکستان میں نویں ذی الحجہ کو یا دسویں ذی الحجہ کو ذبح کریں گے تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہوگیا

☆ ......اگر قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کا انتقال ہوگیا تو قربانی ساقط ہو جائے گی، بشرطیکہ آدمی غنی مالدار ہو فقیر نہ ہو(۱)، البتہ اگر ورثاء بالغ ہیں سب خوشی سے میت کی جانب سے قربانی کر دیں گے تو بہتر ہوگا۔(۲)

☆ ......اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے، اور قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا ہے تو قربانی ساقط نہیں ہوگی، وارثوں کے لئے اس جانور کو ذبح کر دینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولو مات الموسر في أيام النحر قبل أن يضحي سقطت عنه الأضحية. هندية ج:۵ ص:۲۹۳، كتاب الأضحية. بدائع ج:۵ ص:۶۵، فصل في كيفية الوجوب ط سعيد. ولو كان موسرا في أيام النحر فلم يضح حتى مات قبل مضي أيام النحر سقطت عنه الأضحية حتى لا يجب عليه الإيصاء. هندية ج:۵ ص:۲۹۴ الباب الرابع ط رشيديه
(۲) ولو مات أحد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل. شامي ج:۶ ص:۳۲۶. المرجع السابق ج:۶ ص:۳۲۶، ط سعيد. وقول الورثة أي الكبار منهم ... وجه الاستحسان في البدائع ... لا يمنع التقرب عن الميت بدليل أنه يجوز أن يتصدق عنه ويحج عنه. ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶، ط سعيد. بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل في شرائط جواز إقامة الواجب
(۳) لأن الشراء من الفقير للأضحية بمنزلة النذر. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۲ فصل أما كيفية الوجوب ط سعيد. البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۵ ... هندية ج:۵ ص:۲۹۴ الباب الثاني

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے

☆ ...جس آدمی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہے، اس کیلئے مستحب ہے کہ ماہ ذی الحجہ کے آغاز سے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہ کرلے اپنے جسم کے کسی عضو و جزء سے بال و ناخن صاف نہ کرے، کیونکہ قربانی کرنے والا اپنی جان کے فدیہ میں قربانی کرتا ہے اور قربانی کے جانور کا ہر جزو قربانی کرنے والے کے جسم کے ہر جزو کا بدلہ ہے، جسم کا کوئی جز نزول رحمت کے وقت غائب ہونے کی صورت میں قربانی کی رحمت سے محروم ہونے کے مترادف ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حکم دیا ہے لیکن چالیس دن سے زائد مدت ہونے کی صورت میں ناخن کاٹنا اور بال صاف کرنا لازم ہوگا۔(۱)

قربانی کس پر واجب ہے

☆ ... قربانی ہر اس عاقل بالغ مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے۔

یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں یا ضرورت

---

(۱) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحي فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفي رواية فلا ياخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا وفي رواية من رأى هلال ذي الحجة واراد ان يضحي فلا ياخذ من شعره ولا من اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائي ، ج۲ ص: ۲۰۱ ط: قديمي كتب خانه. مشكوة ص: ۱۲۷ ط: قديمي كتب خانه. وظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابي حنيفة والاولى ان يقال المضحي يرى نفسه مستوجبة العقاب وهو القتل ولم يؤذن له فيه ففداه بالاضحية وصار كل جزء منها فداء كل جزء منه فلذلك نهي عن مس الشعر والبشر لئلا يفقد من ذلك قسط ما عند تنزل الرحمة وفيضان النور الالهي ليتم له الفضائل ويتنزه عن النقائص ، مرقاة المفاتيح باب الاضحية ، ج۳ ص: ۳۰۶ ط: امدادية.

قربانی کی نذر ماننا

اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی ہے تو نذر کی وجہ سے قربانی واجب ہو جاتی ہے خواہ نذر ماننے والا فقیر ہو یا مالدار، دونوں پر قربانی واجب ہو جائے گی۔ (۱)

قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے

قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کر کے قربانی کرنا ضروری ہے، اس کے بجائے اس کی رقم صدقہ کرنا، حج کرنا، کسی غریب کی امداد کر دینا کافی نہیں (۲)، ان چیزوں کے کرنے سے الگ ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا (۳) اور قربانی کے ایام گذر جانے کی صورت میں قربانی کے ایک حصے کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا

قربانی کرنے سے پہلے بال کاٹ کر یا دودھ دوہ کر خود استعمال نہ کرے بلکہ

---

(۱) لما في البدائع: فالذي يجب على الغني والفقير فالمنذور به بأن قال لله علي أن أضحي شاة [illegible] لأنه التزم بالنذر [illegible] القربة [illegible] والوجوب بالنذر يستوي فيه الغني والفقير. بدائع ج ۵ ص ۶۱، رد المحتار ج ۶ ص ۳۲۱ ط سعيد.

(۲) ومنها أنها تجب في وقتها وجوبا موسعا في جملة الوقت من غير عين [illegible] أي وقت ضحى من عمره [illegible] مؤديا للواجب [illegible] بدائع ج ۵ ص ۶۵ [illegible].

(۳) ومنها أنه لا يقوم غيرها مقامها في الوقت حتى لو تصدق بعين الشاة أو قيمتها في الوقت لا يجزئه عن الأضحية، فتاوى هندية ج ۵ ص ۲۹۳ [illegible] كتاب الأضحية [illegible] بدائع ج ۵ ص ۶۶، شامي ج ۶ ص ۳۱۲.

(۴) ولو ترك التضحية ومضت أيامها تصدق بها حية [illegible] ولو تصدق بقيمتها أجزأه [illegible] الواجب عن [illegible] رد المحتار ج ۶ ص ۳۲۰، بدائع ج ۵ ص ۶۷ [illegible] ط سعيد.

صدقہ کر دینا لازم ہے البتہ قربانی کے بعد کٹے ہوئے بال اور کھال میں سے نکلا ہوا روئی وغیرہ کا استعمال کرنا جائز ہے کیونکہ جانور کے ذبح کرنے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا، ذبح کرنے کے بعد جس طرح اس کا گوشت استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح بال، روئی وغیرہ چمڑا وغیرہ بھی خود استعمال کرنا جائز ہے۔(۱)

قربانی نہ کرنے پر وعید

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال من کان له سعة ولم یضح فلا یقربن مصلانا.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس گنجائش ہو اور وہ اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔(۲)

قربانی کی نیت

قربانی کی نیت دل سے کرنا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں(۳) البتہ ذبح کرتے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱) ولو حلب اللبن قبل الذبح او جز صوفها يتصدق به، ولا ينتفع به كذا في الظهيرية، واذا ذبحها في وقتها جاز له ان يحلب لبنها ويجز صوفها وينتفع به لأن القربة انصرفت بالذبح والانتفاع بعد اقامة القربة مطلق كالأكل كذا في المحيط. هندية ج:۵ ص:۳۰۱، الباب السادس، ط: رشيدية. بدائع ج:۵ ص:۷۸، فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية ط: سعيد. البحر ج:۸ ص:۱۷۸، كتاب الاضحية ط: سعيد. شامی ج:۶ ص:۳۲۹، ط: سعيد. تكملة فتح القدير ج:۹ ص:۵۳۳، كتاب الاضحية ط: رشيدية.

(۲) عن ابی هريرة مرفوعاً رواه ابن ماجه ص:۲۲۶ باب الاضاحی واجبة هی ام لا ط: قديمی كتب خانه. كنز العمال ج:۵ ص:۱۰۷ رقم الحديث: ۱۲۲۶۴ ط: مؤسسة الرسالة.

(۳) فی محيط فی المنتقی لو اشترى شاة ليضحی بها واضمر نيه التضحية عند الشراء ... تصير اضحية فتاوی هندية ج:۵ ص:۲۹۳، الباب الثانی ط: رشيدية.

(۴) لان الذبائح المستحب ان يقول بسم الله والله اكبر ... فتاوى هندية ج:۵ ص:۲۸۸، كتاب الذبائح الباب الاول. البحر ج:۸ ص:۱۹۹، شامی ج:۶ ص:۳۰۱ ط: سعيد.

قربانی کی نیت سے جانور خریدا

اگر صاحب نصاب آدمی نے کسی جانور کو اس نیت سے خریدا کہ میں اس کو قربانی کے دن واجب قربانی میں ذبح کروں گا، تو اس آدمی کے لئے اس جانور کی قربانی واجب نہیں، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کو ذبح کرنا بھی کافی ہوگا البتہ اس جانور کو بلا ضرورت بدلنا مکروہ ہے (۱) اور اگر کسی ضرورت سے تبدیلی کی جائے مثلاً وہ جانور ایسا عیب دار ہو جائے کہ اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی ہے تو اس کی تبدیلی لازم ہوگی، ورنہ عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی ساقط نہیں ہوگی۔ (۲)

قربانی کے جانور

☆......قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں:

پہلی قسم: اونٹ نر و مادہ۔ دوسری قسم: بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ نر و مادہ۔ تیسری قسم: گائے، بھینس نر و مادہ۔ (۳)

---

(۱) قوله لو ضحى بها في النية للاضحية، والصواب أن المشتراة للأضحية متعينة للقربة إلى أن يقام غيرها مقامها فلا يحل له الانتفاع بها ما دامت متعينة ولهذا لا يحل له لحمها إذا ذبحها قبل وقتها، بدائع، وفي البدائع أيضاً أنه يكره أن يبدل بها غيرها فيفيد التعين أيضاً، شامي ج ۹ ص ۴۶۲، وبعد سطرة اسطر ويكره أن يبدل بها غيرها أي إذا كان غنياً. شامي ج ۹ ص ۴۶۲. وإذا اشترى شاة بنية الأضحية في ضميره ففي ظاهر الرواية لا تصير أضحية حتى يوجبها بلسانه تكملة المنتخب والفتوى على أن لو كان المشتري غنياً لا تصير [illegible] في الروايات كلها لأنها واجبة في ذمته [illegible] على الدر [illegible] طحطاوي على الدر ج ۴ ص ۱۹۲. بدائع ج ۵ ص ۶۳، [illegible] البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۵ ط سعيد.

(۲) ولو اشترى رجل أضحية وهي سمينة فعجفت عنده حتى صارت بحيث لو اشتراها على هذه الحالة لم تجزئه إن كان موسراً، ولو اشترى أضحية وهي صحيحة العينين ثم اعورت عنده وهو موسر [illegible] لا تجزئ عنه وعليه مكانها أخرى. فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۹، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، وكذا في البحر ج ۸ ص ۱۷۷ ط سعيد.

(۳) أما جنسه فهو أن يكون من الأجناس الثلاثة الغنم أو الإبل أو البقر ويدخل في كل جنس نوعه والذكر والأنثى منه والخصي والفحل [illegible] والمعز نوع من الغنم والجاموس نوع من [illegible]

(الف) اگر شریک کرنے والا صاحب نصاب امیر ہے تو درست ہے۔(۱)

(ب) اور اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو درست نہیں۔(۲)

☆..... اگر غریب آدمی نے پورا جانور قربانی کرنے کی نیت سے خریدا پھر اس کے بعد کسی اور آدمی کو شریک کر لیا تو اس صورت میں شریک ہونے والے آدمی کی قربانی ادا ہو جائے گی البتہ غریب آدمی نے جتنے حصے دوسرے لوگوں کو دیے ہیں اتنے حصے کا ضمان ادا کرے، اور ضمان ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگر قربانی کے ایام باقی ہیں تو اتنے حصے کی قربانی مزید کرے اور اگر قربانی کے ایام گزر گئے تو ان دیے ہوئے حصوں کی قیمت فقیروں کو دیدے۔(۳)

قربانی کے دن میں شک ہو گیا

اگر قربانی کے دن میں شک ہو جائے تو قربانی کو تیسرے دن تک مؤخر نہیں کرنا چاہئے بلکہ دوسرے دن کے اندر اندر قربانی کر لے، اگر تیسرے دن تک مؤخر کیا تو تمام گوشت صدقہ کر دینا بہتر ہے۔(۴)

قربانی کے لئے عید کی نماز ہو جانا کافی ہے

☆..... پورے شہر میں کہیں بھی عید کی نماز ہو جائے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا

(۱، ۲) ولو اشترى بقرة يريد أن يضحي بها ثم اشترك فيها ستة يكره ويجزيهم لأنه بمنزلة سبع شياه حكماً ... إذا كان موسراً، وإن كان فقيراً معسراً فقد أوجب بالشراء فلا يجوز أن يشرك فيها، الفتاوى الهندية ج ۵ ص ۳۰۴، كتاب الأضحية ... ط رشيدية، بدائع ج ۵ ص ۷۱ ...

(۳) وكذا لو اشترك فيها ستة بعد ما أوجبها لنفسه لم يسعه لأنه أوجبها كلها لله تعالى وإن أشرك جاز ويضمن ستة أسباعها، الفتاوى الهندية ج ۵ ص ۳۰۵، الباب الثامن، ط رشيدية، بدائع ج ۵ ص ۷۲، ط سعيد

(۴) وإذا شك في يوم الأضحى فالمستحب أن لا يؤخر إلى اليوم الثالث فإن أخر يستحب أن لا يأكل منه ويتصدق بالكل، الفتاوى الهندية ج ۵ ص ۲۹۵، الباب الثالث في وقت الأضحية ط رشيدية.

جائز ہوگا، اگر قربانی کرنے والے نے عید کی نماز نہیں پڑھی مگر شہر کی کسی بھی مسجد میں عید کی نماز ہوگئی تو اس صورت میں عید کی نماز پڑھے بغیر قربانی کرسکتا ہے کیونکہ خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں ہے بلکہ مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہوجانا کافی ہے۔(۱)

☆... اگر شہر میں ایک مقام پر عید کی نماز ہوگئی ہے لیکن دوسری جگہ ابھی عید کی نماز نہیں ہوئی تب بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔(۲)

قربانی میں وکیل بنانا

☆ قربانی میں وکیل اور نائب بنانا جائز ہے۔

☆... اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو قربانی کرنے کے لئے وکیل اور نائب مقرر کردیا ہے تو جانور خریدنے اور ذبح کرنے میں وکیل اور نائب کی نیت کافی ہے اور وکیل اور نائب اصل کی جانب سے قربانی کی نیت سے جانور ذبح کرے (۳)۔

---

(۱) وفي الاختيار والمعتبر في ذا ضحى وحده من الناحية التي صلى فيها ومن الناحية الأخرى لم يصلوا، هندية ج:۵ ص:۲۹۲ الباب الرابع، ط: رشيدية، البحر ج:۸ ص:۱۷۵ [illegible] استحسانا الإمام من يصلي بالضعفة في المسجد الجامع ويخرج بنفسه إلى الجبانة مع الأقوياء فضحى رجل بعدما صرف في المسجد قبل أن يصلي أهل الجبانة في الاستحسان يجزيه، قاضي خان ج ۳ ص ۳۴۵ كتاب الأضحية، ط رشيدية، البحر ج ۸ ص ۱۷۵، ط سعيد، شامي ج ۶ ص ۳۱۸

(۲) وإن ضحى بعد ما صلى أهل المسجد قبل أن يصلي أهل الجبانة أجزأه استحسانا لأنها صلاة معتبرة، البحر ج:۸ ص:۱۷۵، ط سعيد، هندية ج:۵ ص:۲۹۵، شامي ج:۶ ص:۳۱۸.

(۳) وفي الكبرى مصري وكل وكيلا بأن يضحي شاة له وخرج إلى السواد فأخرج الوكيل الأضحية إلى موضع لا يجد من المصر فذبحها هناك فالمعتبر مكان الموكل في السواد، فتاوى هندية ج:۵ ص:۲۹۶ الباب الرابع ط: رشيدية، البحر ج ۸ ص: ۱۷۵، ط سعيد، شامي ج ۶ ص:۳۱۸، ط سعيد

قربانی میں وکیل بننا

قربانی میں نیابت اور وکالت درست ہے، ایک دوسرے شخص کے لئے نائب اور وکیل بن کر قربانی کر سکتا ہے، خواہ دونوں ایک ہی ملک میں ہوں یا مختلف ممالک میں، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔(۱)

مثلاً پاکستان کے شہر کراچی میں رہنے والا آدمی ملتان، ملکس، محلہ یا سے کل وغیرہ سے لاہور شہر میں رہنے والے آدمی کو قربانی کیلئے وکیل بنا سکتا ہے اسی طرح سعودی عرب میں رہنے والا آدمی پاکستان یا افغانستان کے کسی آدمی کو وکیل بنا کر افغانستان میں اپنی قربانی کرا سکتا ہے۔

قربانی واجب ہے

رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام فرمایا ہر سال پابندی سے قربانی فرماتے تھے(۲)، اس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظمہ کیلئے مخصوص نہیں بلکہ ہر صاحب استطاعت آدمی پر ہر شہر میں واجب ہے، نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اس لئے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔(۳)

---

(۱) مصري وكل وكيلا بان يضحي عنه له وخرج في السواد فالعبرة للمكان الوكيل لا الاضحية على موضع لاحد من المصر لتضحيها هناك فالوكيل المركل في السواد جازت الاضحية عنه ولو كان له عبد الى المصر وعلم الوكيل بالخروجه لم تجز الاضحية من الموكل بلا خلاف الخ. هندية ج ۵ ص: ۲۹۶، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان، ط: رشيدية. البحر ج ۸ ص: ۱۷۶. شامي ج ۶ ص: ۳۱۸ ط: سعيد.

(۲) عن ابن عمر قال اقام رسول الله ﷺ بالمدينة عشر سنين يضحي، هذا حديث حسن. ترمذي ج ۱ ص: ۲۷۷، ابواب الاضاحي، ط: سعيد. وفي مرقاة المفاتيح: اي كل سنة فمواظبته دليل الوجوب مرقاة ج ۳ ص: ۳۱۳ باب الاضحية، ط: مكتبه امداديه ملتان.

(۳) قال في البدائع: قوله عزوجل فصل لربك وانحر قيل في التفسير صل صلوة العيد =

جائز ہے۔(۱)

قصاب کی اجرت

☆...قربانی کے جانور کے کسی جزء مثلاً کھال یا گوشت وغیرہ سے قصاب کی اجرت دینا یا قیمت میں وضع کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی ہو جائے گی لیکن کھال کی قیمت یا جتنا گوشت دیا ہے اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

☆...قصاب کی اجرت الگ رقم سے دی جائے قربانی کے جانور کے کسی جزء سے نہیں اگر قربانی کے جانور کے کسی جزء سے اجرت ادا کی ہے تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

قصائی کا پیشہ

قصائی کا پیشہ اور گوشت فروخت کرنے کا پیشہ درست ہے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی یہ پیشہ مسلمانوں میں جاری تھا اور بعض صحابہ کرام گوشت فروشی کا کام کرتے تھے۔(۳)

قضا قربانی کے ساتھ ادا قربانی

قربانی کے سات شرکاء میں سے ایک نے گذشتہ سال کی قربانی کی نیت کی تو سب

---

(۱) ولو شركة [illegible] مستلبا الخ. (الدر مع الرد ج۹ ص۴۹۲، کتاب الذبائح ط سعید).

(۲) ولا يعطي أجر الجزار منها [illegible]. (هندیہ ج۵ ص۳۰۱، [illegible] في بيان ما يستحب في الأضحية والانتفاع بها. شامی ج۶ ص۳۲۸ [illegible] هندیہ ج۵ ص۳۰۱، ط رشیدیہ. شامی ج۶ ص۳۲۸. البحر ج۸ ص۱۷۸، بدائع الصنائع ج۵ ص۸۱، فصل فيما يستحب قبل التضحية.

(۳) عن أبي مسعود الأنصاري قال كان رجل يقال له أبو شعيب وكان له غلام لحام. الحديث. بخاری ج۱ ص۲۸۱، باب الرجل يتكلف الطعام لإخوانه. وفي الحديث من الفوائد جواز الاكتساب بصنعة الجزارة واستعمال العبد فيما يطيق من الصنائع وانتفاعه بكسبه منها. فتح الباری ج۹ ص۵۶۰ رقم الحديث ۵۴۳۴ ط السعودية. باب الرجل يتكلف الطعام لإخوانه.

سے قربانی کی باقی بھائیوں کی طرف سے نہیں کی تو بھی بھائیوں کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا(۱) اور جو اولاد نابالغ ہے ان پر قربانی واجب نہیں ہوتی۔(۲)

کاشتکار

اگر کاشتکار کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہیں کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اگر ایسے نہیں اور دوسرا کوئی مال نہیں تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

کافر کو گوشت دینا

☆ ... کافروں کو بلا اجرت قربانی کا گوشت دینا جائز ہے البتہ غریب مسلمانوں کو دینے کا ثواب زیادہ ہے کیونکہ یہ مستحب ہے، اس لئے قربانی کا گوشت مسلمانوں کو دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆ ... کوئی دینی مصلحت ہو تو غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں مگر بہتر نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں میں غربا کی کمی نہیں ہے۔

☆ ... قربانی کا گوشت بھنگی جمعدار کو دینا جائز ہے۔(۴)

---

(۱) [illegible] بستوي في وجوب [illegible] ... [illegible] هندية ج ۵ ص ۲۹۳

(۲) وشرائطها الإسلام [illegible] ... ولا العقل والبلوغ [illegible] شامي ج ۶ ص ۳۱۲ ط سعيد [illegible] ج ۵ ص ۲۹۲ الباب الأول

(۳) [illegible] آلة الفلاحة [illegible] هندية ج ۵ ص ۲۹۳ كتاب الأضحية الباب الأول ط رشيدية

(۴) ويهب منها ما شاء للغني والفقير والمسلم والذمي كذا في الغياثية، هندية ج ۵ ص ۳۰۰

(۳) فقراء و مساکین پر صدقہ کرے۔(۱)

(ب) اور اگر قربانی کا چمڑا نقد رقم یا کسی چیز کے عوض میں فروخت کردیا تو اس صورت میں قیمت کی رقم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

(ج) کھال کو صدقہ کرنے کی نیت سے فروخت کرنا جائز ہے، قیمت کی رقم کو اپنے استعمال میں لانے کی نیت سے کھال فروخت کرنا گناہ ہے اگرچہ بیع صحیح ہے۔(۳)

کھال اتارنا

☆ جب جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کرلیا جائے اور اس کا دم نکل جائے یعنی ٹھنڈا ہوجائے تو اس کی کھال اتارنا جائز ہے، خواہ پوری اتاری جائے یا ٹکڑے ٹکڑے اتاری جائے، یا بعض حصوں کی کھال جسم کی کھال کے ساتھ شامل کرلی جائے، یہ سب صورتیں جائز ہیں۔(۴)

☆.....جانور کو ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنا ناجائز اور حرام ہے اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔(۵)

---

(۱) ويتصدق بجلدها او يعمل منه نحو غربال وجراب ولا بأس بان يشترى به ما ينتفع بعينه مع بقائه استحسانا. الفتاوى الهندية ج۵ ص۳۰۱ الباب السادس، ط رشيدية، شامی ج۹ ص۴۷۰.

(۲،۳) ولا يبيعه بالدراهم لينفق الدراهم على نفسه وعياله ... ولو باعها بالدراهم ليتصدق بها جاز لانه قربة كالتصدق بالجلد واللحم وقوله ﷺ من باع جلد اضحيته فلا اضحية له يفيد كراهة البيع واما البيع فجائز لقيام الملك والقدرة على التسليم. البحر الرائق ج۸ ص۱۷۸ ط سعيد

(۴) ويستحب ان يتربص بعد الذبح بقدر ما يبرد ويسكن من جميع اعضائه وتزول الحياة من جميع جسده ويكره ان ينخع ويسلخ قبل ان يبرد. الفتاوى الهندية ج۵ ص۲۸۷ ط رشيدية، كوئٹہ.

(۵) ويكره له بعد الذبح قبل ان تبرد ان ينخعها وكذا ان يسلخها قبل ان تبرد. الفتاوى الهندية ج۵ ص۲۸۷ كتاب الذبائح ط رشيدية.

کھال جل گئی

اگر کسی جانور کی کھال جل جانے کی وجہ سے اس پر بال نہ جمتے ہوں اور خارش وغیرہ نہ ہو اور تمام اعضاء صحیح و سالم ہوں تو ایسے مویشی کی قربانی جائز ہے۔(۱)

کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کھال فروخت کرنا حرام ہے لہٰذا جو لوگ ذبح سے پہلے ہی کھال فروخت کردیتے ہیں وہ ناجائز اور حرام کرتے ہیں۔ البتہ وعدہ کرنا جائز ہے۔(۲)

کھال عوض میں دینا

☆... ملازم، امام، مؤذن یا خادم وغیرہ کو تنخواہ کے عوض میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۳)

☆... اگر مذکورہ افراد زکوٰۃ کے مستحق ہیں تو ان کو بلا عوض دینا درست ہے۔(۴)

☆... قصائی کو اجرت کے بدلے میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۵)

---

(۱) ويجوز المجزورة وهي التي جز صوفها. فتاوى هندية ج۵ ص۲۹۸ [illegible] وفيها [illegible] في غير وقته [illegible] ج۵ ص۲۹۸ [illegible]

(۲) [illegible] بدائع ج۵ ص۸۱ [illegible] فصل [illegible]

(۳) ويتصدق بجلدها أو يعمل منه [illegible] شامي ج۶ ص۳۲۸، البحر ج۸ ص۲۰۵ [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) ولا يعطى أجر الجزار منها. فتاوى هندية ج۵ ص۳۰۱، بدائع ج۵ ص۸۱ فصل في بيان ما يستحب قبل التضحية

کھال کسی کو دینا

قربانی کی کھال سے خود فائدہ اٹھانا، کسی کو کھال دے دینا خواہ وہ مالدار ہو یا فقیر، ہاشمی ہو یا اور کوئی، اپنے اصول وفروع ہوں یا اجنبی، یہ سب جائز ہے، اس میں تملیک بھی واجب نہیں، کیونکہ خود اپنے لئے اس کا مصلیٰ، جائے نماز، ڈول وغیرہ بنا لینا یا اور کام میں لانا جائز ہے جس میں تملیک کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر قربانی کرنے والا کھال سے نفع نہ اٹھائے اور نہ کسی کو کھال ہبہ کرے بلکہ اسے فروخت کردے تو اس کی قیمت کی رقم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کھال کی رقم صدقہ کرنی ضروری ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی مسکین غریب کو کسی قسم کے معاوضے کے بغیر دیا جائے اور اگر تنخواہوں میں دی گئی تو اجرت ہو جائے گی، اور اگر مالدار کو دیا جائے گا تو ہبہ ہوگا صدقہ نہیں ہوگا۔ ہاں غریب طلبا یا غریب لوگ اس کے مستحق ہیں۔(۲)

کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا

قربانی کی کھال کی رقم کو آمدنی کا ذریعہ بنانا جائز نہیں بلکہ کھال جمع کرنے والی جماعت یا برادری پر لازم ہے کہ جلد از جلد وہ رقم مستحق زکوٰۃ لوگوں کو دے دیں ورنہ ایسے لوگ گنہگار ہوں گے۔(۳)

---

(۱) ويجوز الانتفاع بجلدها بأن يجعلها فروا أو جرابا أو غربالا ... وله أن يبيعها بالدراهم ليتصدق بها لأنه ينتفع بالدراهم أو بيعها على نفسه فإن باع فذلك تصدق بالثمن ... فتاوى بزازية على هامش الهندية ج ۶ ص ۲۹۳ ط رشيدية۔ السعي في الانتفاع بدائع ج ۵ ص ۸۱، شامي ج ۶ ص ۳۲۸۔

(۲) ويتصدق بجلدها أو يعمل منه ... شامي ج ۶ ص ۳۲۸، البحر ج ۸ ص ۱۷۸۔

(۳) وله أن يبيعها بالدراهم ليتصدق بها لأنه ينتفع بالدراهم أو بيعها على نفسه فإن باع فذلك تصدق بالثمن ... فتاوى بزازية على هامش الهندية ج ۶ ص ۲۹۳، ط رشيدية

کھال کی قیمت استعمال میں لانا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ہے، اگر اپنے استعمال میں لائی گئی تو اس کا بدل صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ قربانی کا ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۱)

کھال کی قیمت کا مصرف

کھال کی قیمت کا مصرف زکوۃ کا مصرف ہے یعنی مسلمان فقیر وغریب، یتیم خانہ، دینی مدارس کے غریب طلباء، محتاج معذور وغیرہ ہیں۔(۲)

کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا

مسئلہ: قربانی کی کھال کو فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت کی رقم فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا یعنی ان کو مالک بنا دینا ضروری ہے فقراء و مساکین کے علاوہ کسی اور مصرف میں صرف کرنا جائز نہیں ہے، اگر شدید مجبوری کی صورت میں اس رقم کو کسی اور مصرف میں خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو حیلہ کرنا ضروری ہے، اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوئی وہ رقم کسی مستحق یا فقیر کو کامل طور پر مالک بنا دیا جائے پھر اس سے کہا جائے کہ آپ اپنی طرف سے اس رقم کو مثلاً مسجد یا مدرسہ کی تعمیر یا مسجد کے امام کی تنخواہ وغیرہ میں دے دیں اور وہ خوشی

---

(۱) ایضاً

(۲) وهو مصرف ايضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة، شامی ج ۲ ص: ۳۳۹ باب المصرف ... بيع اللحم او الجلد به اي بمستهلك او بدراهم تصدق بثمنه، الفقه الاسلامي ج ۴ ص ۲۸۰۳، ويشترط ان يكون المصرف تمليكا لا اباحة، الفقه الاسلامي باب المصرف ج ۲ ص ۲۰۵۰، البحر ج ۲ ص: ۲۴۳ باب المصرف، بدائع ج ۲ ص ۴۰ ط سعید، شامی ج ۶ ص ۳۲۸، ۲۵۰، ادارة القرآن.

گابھن گائے

اگر قربانی کے ارادہ سے جانور خریدا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ گابھن ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدنے والا صاحب نصاب ہے تو وہ اس جانور کے بجائے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرسکتا ہے اور گابھن جانور کو بھی پالنے کے لئے رکھ سکتا ہے اور اگر فروخت کرنا چاہے تو فروخت بھی کرسکتا ہے۔

اور اگر جانور خریدنے والا نصاب کا مالک نہیں تو اس پر اسی جانور کی قربانی لازم ہوگی مزید معلومات کے لئے "حاملہ جانور" کے عنوان کو دیکھیں۔(۱)

گائے کی قربانی

گائے کی قربانی کرنا قرآن مجید(۲) اور حدیث شریف(۳) سے ثابت ہے۔ اور اس میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

---

(۱) کفایت المفتی مع تعلیق ج:۸ ص:۱۹۹، کتاب الاضحیۃ والذبیحۃ، دار الاشاعت۔

(۲) قال تعالی: ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین (الانعام:۱۴۴)

(۳) عن عائشةؓ ان النبی ﷺ دخل علیها وحاضت بسرف قبل ان تدخل مكة وهي تبكي فقال مالك أنفست؟ قالت نعم، قال: ان هذا امر كتبه الله على بنات آدم فاقضي ما يقضي الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت فلما كنا بمنى اتيت بلحم بقر، فقلت ما هذا؟ قالوا ضحى رسول الله ﷺ عن ازواجه بالبقر (بخاري شريف ج:۲ ص:۸۳۴، ط: قديمي). عن جابر قال نحرنا مع رسول الله ﷺ بالحديبية البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة (ترمذي ج:۱ ص:۲۷۶، ابواب الاضاحي، باب في الاشتراك في الاضحية، ط: سعيد. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۷۰، فصل ما يجوز، البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۵، تكملة فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۲، ط: رشيديه

گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے

ہندوستان اسی طرح ہندوؤں کی حکومت والے ممالک یا علاقے میں گائے کی قربانی پر پابندی ہے تو ایسے ممالک اور علاقے کے مسلمان گائے کی قربانی نہ کریں بلکہ بکرا بکری، دنبہ، دنبی، بھیڑ، بھینس اور اونٹ قربان کریں تاکہ فتنہ فساد اور قتل وقتال اور خونریزی نہ ہو، لیکن اگر کسی نے اس کے باوجود گائے کی قربانی کی تو قربانی صحیح ہو جائیگی اور فریضہ ادا ہو جائے گا۔(۱)

گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں

مسلمانوں کا کفار کیساتھ کسی ایسی بات میں متفق ہونا جس سے شعائر اسلام کی ہتک اور بے حرمتی ہوتی ہو ناجائز اور حرام ہے، کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ گائے کی قربانی رکوانے کے لئے غیر مسلم ہندوؤں کے ساتھ دے یا اتفاق کرے، کیونکہ اس میں اسلام کی ہتک ہوتی ہے، اور جو شخص اسلام کے ہتک میں کافروں کا ساتھ دے گا وہ مسلمان نہیں رہیگا۔(۲)

گدی کی طرف سے ذبح کرنا

جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کرنا منع ہے۔

جس جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کیا گیا ہے اس کا گوشت کھانا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک حلال نہیں۔(۳)

---

(۱) والفتنة أشد من القتل، البقرة آیت ۱۹۱

(۲) ولا تعاونوا على الإثم والعدوان، المائدة آیت ۲

(۳) وإذا ذبح الشاة من قبل القفا فإن قطع الأكثر من هذه الأشياء قبل أن تموت حلت وإن ماتت قبل قطع الأكثر من هذه الأشياء لا تحل ويكره هذا الفعل لأنه خلاف السنة وفيه زيادة إيلام الحيوان، هندية ج۵ ص۲۸۷، كتاب الذبائح، الباب الأول. طحطاوي، البحر ج۸ ص۱۹۱، كتاب الذبائح ط: سعيد

آپ ﷺ نے فرمایا "ہمارے لئے بھی اور تمام مسلمانوں کیلئے بھی"۔ الترغیب والترہیب ج:۲ص:۲۴۳۔(۱)

گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا

اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کیلئے گرایا اور گرانے کی وجہ سے کوئی عیب پیدا ہو گیا تو اس عیب کا کچھ اعتبار نہیں، اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

گروی کے جانور

گروی میں رکھے ہوئے جانور سے قربانی درست نہیں کیونکہ گروی میں رکھنے والا جانور کا مالک نہیں۔(۳)

گلا کٹ گیا

اگر ذبح کے دوران رگیں یا کسی جانور کا گلا کٹ گیا یعنی الگ ہو گیا تو اس کا کھانا درست ہے مکروہ نہیں البتہ جان بوجھ کر اتنا زیادہ ذبح کرنا مکروہ ہے جانور مکروہ نہیں ہوگا۔(۴)

(۱) عن علي يا فاطمة قومي واشهدي أضحيتك أما إن لك بأول قطرة تقطر من دمها مغفرة لكل ذنب أما إنه يجاء بها يوم القيامة بلحومها ودمائها سبعين ضعفا حتى توضع في ميزانك هي لآل محمد والناس عامة. كنز العمال ج:۵ص:۱۰۲، رقم الحديث: ۱۲۲۳۴، ط: مؤسسة الرسالة. بدائع ج:۵ص:۷۹، فصل أما بيان ما يستحب قبل التضحية. البحر ج:۸ص:۲۰۱. شامي ج:۶ ص:۳۲۸.

(۲) ولو قدم أضحية ليذبحها فاضطربت في المكان الذي يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها أجزأه. فتاوى هندية ج:۵ص:۲۹۹، ط: رشيدية. البحر ج:۸ ص:۲۰۰. فتح القدير ج:۸ص:۴۳۵. بدائع ج:۵ص:۷۶، فصل أما شرائط جواز إقامة الواجب.

(۳) ولو أودع رجل رجلا شاة فضحى بها المستودع عن نفسه يوم النحر فاختار صاحبها القيمة ورضي بها فأخذها فإنها لا تجزي المستودع عن أضحيته. فتاوى هندية ج:۵ص:۳۰۳، ط: رشيدية. قال في الشرنبلالية المراد بالوديعة كل شاة كانت أمانة فلا تجزي كالعارية. رد المحتار ج:۶ ص:۳۳۱ ط: سعيد.

(۴) ويستحب الإكتفاء بقطع الأوداج ولا يبالغ الرجل أو الطفل يكره. هندية ج:۵ ص:۲۸۷، كتاب الذبائح ط: رشيدية. بدائع ج:۵ص:۶۰، قبيل فصل أما بيان ما يحرم أكله من أجزاء

اس صورت میں گوشت کو تول کر تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

☆......اگر قربانی میں شریک تمام افراد اس بات پر راضی ہیں کہ گوشت کو تقسیم نہ کیا جائے بلکہ ایک ہی جگہ پر پکا کر کھایا جائے یا صدقہ کر دیا جائے تو یہ جائز ہے تقسیم کی ضرورت نہیں (۲) لیکن اگر ان میں سے کوئی بھی ایک حصہ دار اس کے خلاف ہو اور وہ اپنا حصہ تقسیم کر کے لینا چاہے تو تقسیم کرنا ضروری ہوگا۔ (۳)

☆......بڑے جانور کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اپنے ہوں یا بیگانے اس میں کوئی فرق نہیں ہے اور اگر باپ بیٹے بھائی وغیرہ رشتہ دار ایک گھر کے رہنے والے ہیں تو گوشت تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر چاہیں تو سب اکٹھا گوشت رکھیں اور کھائیں۔ (۴)

گوشت دھونا

جانور کو حلال طریقے سے ذبح کرنے کے بعد جو گوشت جانور سے علیحدہ کیا جاتا ہے وہ پاک ہے پکانے سے پہلے دھونا ضروری نہیں، اگر دھو کر پکانا چاہے تو ٹھیک ہے جو بھی صورت اختیار کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ (۵)

(۲،۱) حتى لو اشترى لنفسه ولزوجته وأولاده الكبار بدنة ولم يقسموها تجزيهم... والظاهر انها لا تشترط لان المقصود منها الاراقة وقد حصلت وفي خلاصة الفتاوى تشترط القسمة ان فعلت لانها شرط ... رد المحتار ج ۶ ص ۳۱۷، كتاب الاضحية ط: سعيد

(۳) وفي فتاوى الخلاصة تعليق القسمة على التهذيب والمحتار ج ۶ ص ۳۱۷ ط: سعيد۔

(۴) ويقسم اللحم وزنا لا جزافا لان القسمة فيها معنى المبادلة [illegible] عدم جواز القسمة مجازفة [illegible] البحر الرائق مع المنحة ج ۸ ص ۱۷۸ [illegible] ج ۵ ص ۷۱ فصل [illegible] ج ۹ ص ۴۴۳ ط: سعيد.

(۵) [illegible] على مراقي الفلاح ج ۱ ص ۱۰۴ [illegible] طهارة المذبوح [illegible] ج ۵ ص ۲۸۹ [illegible] المسفوح [illegible] رد المحتار ج ۶ ص ۳۲۴ ط: سعيد بدائع ج ۵ ص ۲۲، كتاب التضحية ط: سعيد

گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا

☆..... اگر کسی نے صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی، ثواب کی نیت سے قربانی نہیں کی تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوئی، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ قربانی کے ایام میں ایک اور قربانی کرے۔(۱)

☆..... اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی ایک شریک نے ثواب کی نیت نہیں کی، اور واجب قربانی ادا کرنے کی بھی نیت نہیں کی صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوئی، جان بوجھ کر ایسے آدمی کو بڑے جانور میں شریک کرنے کی صورت میں کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوئی سب پر دوبارہ قربانی لازم ہوگی۔(۲)

گوشت کی تقسیم

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں، ایک حصہ اپنے گھر کیلئے دوسرا حصہ رشتہ داروں اور دوست احباب کے لئے، اور تیسرا حصہ فقراء اور محتاجوں کیلئے، لیکن اگر اہل و عیال زیادہ ہیں اور گوشت کی خود ضرورت ہے تو اپنے گھر کیلئے

■ فتاوی هندیہ ج:۵ ص:۳۰۴، ط رشیدیہ۔ بدائع ج:۵ ص:۷۱ فصل فی شرائط جواز اقامة الواجب. التوضیح فرد ج:۶ ص:۳۲۶، ط سعید ولو نوی بعض الشرکاء القربة من الشکر ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶، ط: سعید وان کان کل واحد منهم صبیا او کان شریک السبع من یرید اللحم ... لا یجوز للآخرین ایضا فتاوی هندیہ ج:۵ ص:۳۰۴، ط رشیدیہ، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة فی الضحایا

(۱) ولو کان احد الشرکاء غیر ... وهو یرید اللحم لم یجزهم عنها ... والمسلم لو اراد اللحم لا یجوز عنه فتاوی هندیہ ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن ط رشیدیہ

(۲) فان شارک المسلم من لا یرید القربة لم تجز عن القربة وان کان کل واحد منهم صبیا ... او کان شریک السبع من یرید اللحم لا یجوز للآخرین ایضا فتاوی هندیہ ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة ط رشیدیہ

سات افراد شامل ہو جائیں۔(۱)

گھسے ہوئے دانتوں والے جانور

گھسے ہوئے جانور کے دانت گھس گھس کر مسوڑھوں سے جا ملے لیکن گھاس کھانے پر قادر ہے تو اس کی قربانی صحیح ہے اور اگر گھاس کھانے پر قادر نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۲)

گھوڑا

گھوڑے کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً گھوڑے کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(۳)

گیارھویں یا بارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی

اگر کرفیو، آندھی، طوفان، بارش اور سیلاب وغیرہ کی وجہ سے عید کی نماز دسویں ذی الحجہ کو نہیں ہوئی بلکہ گیارھویں یا بارھویں تاریخ کو عید کی نماز ادا کی گئی تو اس صورت میں نماز سے پہلے بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۴)

---

(۱) يجب أن يعلم أن الشاة لا تجزئ إلا عن واحد وإن كانت عظيمة والبقر والبعير يجزئ عن سبعة إذا كانوا يريدون به وجه الله تعالى. الفتاوى الهندية ج۵ ص۳۰۴ الباب الثامن ط: رشيديه.

(۲) وأما الهتماء وهي التي لا أسنان لها فإن كانت ترعى وتعتلف جازت وإلا لا. هندية ج۵ ص۲۹۸، بدائع الصنائع ج۵ ص۷۵، فصل وأما شرائط جواز إقامة الواجب. البحر الرائق ج۸ ص۱۷۶، فتاوى شامي ج۶ ص۳۲۳، تكملة فتح القدير ج۸ ص۴۳۰ ط: رشيديه

(۳) أما جنسه فهو أن يكون من الأجناس الثلاثة الغنم أو الإبل أو البقر ويدخل في كل جنس نوعه والذكر والأنثى منه والخصي والفحل. هندية ج۵ ص۲۹۷ ط: ماجديه الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب. البحر الرائق ج۸ ص۱۷۷ كتاب الأضحية ط: سعيد. شامي ج۶ ص۳۲۲ كتاب الأضحية ط: سعيد. بدائع ج۵ ص۶۹ الفصل في محل إقامة الواجب ط: سعيد.

(۴) ولو ترك الصلوة يوم النحر بعذر أو بغير عذر ذبح وتجوز الأضحية حتى تزول الشمس ثم تجوز الأضحية في الغد وبعد الغد قبل الصلوة لأنه فات وقت الصلوة بزوال الشمس في اليوم الأول والصلوة في الغد تقع قضاء. فتاوى هنديه ج۵ ص۲۹۵، الباب الثالث في وقت الأضحية ط: رشيديه.

ور نہیں رکھ سکتا ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے، اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو قربانی درست ہے۔(۲)

☆... ایسا لنگڑا جانور جو قربانی کی جگہ تک نہ جا سکے اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا

لون کے پیسے سے خریدے ہوئے جانور کی قربانی کرنا جائز ہے البتہ سودی لون لینا ناجائز اور حرام ہے۔(۴)

لوہے کا داغ

جس جانور کی ران وغیرہ پر لوہے سے داغ دیا ہو اس کی قربانی درست ہے(۵) مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں کوئی عیب ظاہر نہ ہو۔(۶)

(۲)

مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہو گیا

اگر کوئی شخص صاحب نصاب تھا اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا لیکن قربانی کے دن آنے سے پیشتر وہ غریب ہو گیا، اور قربانی کے آخری دن تک وہ

---

(۱) ولا بالعرجاء التي لا يمكنها المشي برجلها العرجاء، انما تمشي بثلاث قوائم ... الدر المختار ج:۶ ص:۳۲۳ ط: سعید، ... ج:۵ ص:۲۹۷ ط: رشیدیہ، بدائع ج:۵ ص:۷۵ ط: سعید.

(۲) ولو كانت تضع الرابعة على الأرض وتستعين بها جاز، رد المحتار ج:۶ ص:۳۲۳ ط: سعید

(۳) ولا العرجاء التي لا تمشي الى المنسك ... بالذبح ... ج:۶ ص:۳۲۳، ط: سعید، بدائع ج:۵ ص:۷۵

(۴) فتاوى رحيمية ج:۱۰ ص:۵۲، كتاب الاضحية

(۵) ويجوز المكوي بها كما في الفتاوى الهندية ج:۵ ص:۲۹۷، ط: رشیدیہ، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، رد المحتار ج:۶ ص:۳۲۵ ط: سعید.

(۶) والمستحب ان يكون سليما عن العيوب الظاهرة، رد المحتار ج:۶ ص:۳۲۳ ط: سعید

صاحب نصاب نہ ہوا تو اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں ہوگی، وہ اس جانور کو فروخت کر کے اس کی قیمت اپنے کام میں خرچ کر سکتا ہے، اور اگر قربانی کے آخری دن میں بھی وہ صاحب نصاب ہو جائے گا تو اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ اسی جانور سے کرے یا کسی اور جانور سے بہرحال قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۱)

مالدار کے لئے نادر موقعہ

مالدار امیر لوگوں کیلئے مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کریں وہاں مرحوم رشتہ داروں مثلاً والدین وغیرہ کی طرف سے بھی قربانی کریں ان کو ثواب پہنچ جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی طرف سے خلفائے راشدین اور آئمہ مجتہدین اور اپنے پیر و مرشد اور اساتذہ کی طرف سے کریں۔(۲)

ماں کا اعتبار ہے

اگر کوئی بکرا یا بکری، ہرن اور بکری سے پیدا ہوا ہے، اس کی قربانی درست ہے، یہ بچہ ماں کے حکم میں ہے اور ماں بکری ہے تو یہ بچہ بھی بکری ہے، اور بکری کی قربانی جائز ہے۔(۳)

= بدائع ج ۵ ص: ۶۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۲.

(۱) فتاویٰ محمودیه ج: ۴ ص: ۳۰۳ [illegible] ج: ۵ ص: ۲۹۶ [illegible]

(۲) قال فی البدائع لان الموت لا یمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه و یحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخر عمن لم یذبح من امته. رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۶، ط: سعید. بدائع ج ۵ ص: ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۳) فان کان متولدا من الوحشی والانسی فالعبرة للام حتی لو کانت البقرة وحشیة والثور اهلیا لم تجز وقیل اذا نزا ظبی علی شاة اهلیة فان ولدت شاة تجوز التضحیة وان ولدت ظبیا لا تجوز. فتاوی هندیه ج ۵ ص: ۲۹۷، ط: رشیدیه. بدائع ج ۵ ص ۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب ط: سعید.

مجنون

مجنون پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر مجنون کی ملکیت میں نصاب کے برابر مال، سونا چاندی یا رقم یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد اثاثہ مال ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرنا اس کے ولی پر واجب نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کیلئے عاقل ہونا شرط ہے۔(۱)

مجنون جانور کی قربانی

اگر جانور مجنون ہے مگر موٹا تازہ ہے تو اس کی قربانی جائز ہے۔(۲)

محبوب عمل

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر أحب إلى الله من إهراق الدم وإنه ليأتي يوم القيامة بقرونها وأشعارها وأظلافها وإن الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع بالأرض فطيبوا بها نفسا.(۳)

---

(۱) وفي البدائع: والمعتوه والمجنون بمنزلة الصبي، والذي يجن ويفيق كالصحيح وقيل كان المجنون موسرا يضحى عنه وليه من ماله في الروايات المشهورة وروي في الأضحية قيل لا يضحى بها لا تجب في مال المجنون (البحر ج ۸ ص:۱۷۵ ط سعيد)

(۲) ويضحى بالجماء والخصي والثولاء أي المجنونة المجموع المزيج الرد ج۶ ص:۳۲۳ ط سعيد، ج۵ ص:۲۹۸ الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، تكملة فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۴ ط رشيديه، البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۷ ط سعيد، بدائع الصنائع ج:۵ ص:۷۵، أما الذي يرجع إلى وقت التضحية

(۳) رواه الترمذي ج۱ ص:۲۷۵ أبواب الأضاحي باب ما جاء في فضل الأضحية ط سعيد، مشكوة ص:۱۲۸ الفصل الثاني في التضحية كتب خانه.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن اولادِ آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ زندہ ہو کر آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔

مرض ظاہر ہو

جس جانور کا مرض ظاہر ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

مرغی

مرغی کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً مرغی کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں۔(۲)

مریل جانور

انتہائی بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ ہو تو اس کی قربانی

---

(۱) والعيوب الفاحشة بالمريضة البين مرضها ... مع الدر ... كتاب الاضحية، ج:٦ ص:٣٢٣ ط: سعيد.

(۲) فما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم او الابل او البقر في كل جنس نوعه والذكر والانثى منه ... ج:٥ ص:٢٩٧، ط: ماجدية، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب. البحر ج:٨ ص:١٧٧، كتاب الاضحية ط: سعيد. شامي ج:٦ ص:٣٢٢ كتاب الاضحية ط: سعيد. بدائع ج:٥ ص:٦٩، فصل في محل اقامة الواجب ط: سعيد. وفي ... التضحية بالديك والدجاجة في ايام الاضحية ممن لا اضحية عليه لاعساره تشبيها بالمضحين مكروه لانه من رسوم المجوس كذا في الخلاصة، عالمگیری ج:٥ ص:٣٠٠ الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب.

درست نہیں، البتہ اگر استاذ یا شیخ صرف گزر رہے یا قاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

"بت" کے نام پر چھوڑا ہوا جانور" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

مزدوری

قربانی کا گوشت، اوجھڑی یا کھال وغیرہ قصائی کو مزدوری میں دینا جائز نہیں، بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دیں، ورنہ اجرت میں دی ہوئی چیزوں کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مسافر

☆ مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر خوشی سے کرنا چاہے تو کر سکتا ہے ثواب ہوگا۔(۳)

☆... اگر مسافر کے پاس مال موجود ہے اور سہولت کے ساتھ قربانی کر سکتا ہے تو قربانی کرنا مستحب ہے۔(۴)

☆... اگر مسافر قربانی کے دنوں میں کسی دن، بارہ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے گھر آگیا یا مقیم ہو گیا اور وہ صاحب حیثیت لوگوں میں

---

(۱) والعوراء الصحيحة بالعمياء ولا العرجاء التي لا تمشي إلى المنسك ... ج: ۱ ص: ۳۳۳ ... [illegible] ... الدر المختار ج: ۶ ص: ۳۲۳ ط: سعید، بدائع ج: ۵ ص ... ص: ۱۹۸ ط: رشیدیہ

(۲) ولا يعطي اجر الجزار منها لانه كبيع ... [illegible] ... رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۸ ... ط: سعید، بدائع ج: ۵ ص: ۸۱ ط: سعید۔

(۳، ۴) ... الاسلام ... [illegible] ... رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۱۲ ط: سعید، هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۲ ... بدائع ج: ۵ ص: ۶۳

بارے میں شبہ نہیں کرنا چاہئے ہے جانور کا گوشت اللہ کا نام لیکر کھانا جائز ہے۔(۱)

☆☆.....ہر مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، کسی کی بدمزاجی اور بدزبانی کی وجہ سے اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

مشرک کی شرکت

مشرک کے ساتھ قربانی میں شرکت جائز نہیں، اگر قربانی کے جانور میں جان بوجھ کر کسی مشرک کا حصہ رکھا جائے گا تو کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

مغز نہ ہو

ایسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ ہو۔(۴)

مقروض آدمی کا قربانی کرنا

جو شخص مقروض ہو، اس کو قرض ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے قربانی نہ کرے، لیکن اگر قربانی کرلی تو ثواب ملے گا۔(۵)

مکان

اگر کسی کے پاس ایک سے زائد مکان ہے تو زائد مکان کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک حصہ قربانی واجب ہے۔(۶)

(۱، ۲) واضطر فقط الذكاة منها ان يكون مسلما. الفتاوى الهندية ج ۵ ص ۲۸۵ كتاب الذبائح الباب الاول في ركنه وشرائطه ط رشيدية. الدر المختار ج ۶ ص ۲۹۶ كتاب الذبائح.

(۳) مجمع الفتاوى ج ۲ ص ۱۰۱ كتاب الاضحية والعقيقة ط سعيد.

(۴) والاضحية المهزولة التي لا مخ في عظامها الدر المختار ج ۶ ص ۳۲۳ ط سعيد. الهندية ج ۵ ص ۲۹۸ ط رشيدية. بدائع ج ۵ ص فصل في شرائط جواز اقامة الواجب.

(۵) امداد المفتين ج ۲ ص ۹۵۸.

(۶) ان كان له عقار ... يستغني عنها ... ومتاعه وثيابه التي يلبسها ... في الاضحية ... في صدقة الفطر ... الفتاوى قاضي خان على هامش الهندية ج ۳ ص ۳۴۴ ط رشيدية. عالمگیری ج ۵

اس پر زکوٰۃ اور قربانی واجب نہیں۔(۱)

منت مانی

☆ ..... اگر کسی نے قربانی کی منت مانی تو منت کی وجہ سے اس پر قربانی واجب ہوگی خواہ منت ماننے والا امیر ہو یا غریب دونوں کے لئے حکم ایک ہے۔(۲)

☆ ..... اگر صاحب نصاب امیر آدمی نے نذر مانی تو اس کو دو قربانیاں کرنی ہوں گی، ایک منت کی وجہ سے، اور دوسری قربانی جو اس پر صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے شریعت نے واجب کی ہے۔(۳)

منیٰ میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے

منیٰ سے قربانی کا آغاز ہوا ہے، اس لئے منیٰ میں قربانی کرنے کا ثواب باقی جگہوں سے زیادہ ہے، اسی لئے حضور ﷺ نے حج میں سو اونٹوں کی قربانی کی جن میں سے تریسٹھ اونٹوں کی قربانی خود فرمائی، باقی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا، قربانی کی اتنی بڑی تعداد اسی فضیلت کی وجہ سے کی گئی(۴) اور جب نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ میں

---

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الذي يتعلق به وجوب صدقة الفطر، الدر مع الرد، كتاب الاضحية، ج ۹ ص: ۴۵۲، ط: سعيد. عالمگیری ج ۵ ص: ۲۹۲، كتاب الاضحية، الباب الاول في تفسيرها. بدائع ج ۵ ص: ۶۳، فصل في شرائط الوجوب، ط: سعيد. البحر ج ۸ ص: ۱۷۳، كتاب الاضحية، ط: سعيد. تكملة فتح القدير ج ۸ ص: ۴۲۵، كتاب الاضحية، ط: رشيدية.

(۲) قال في البدائع: اما الذي يجب على الغني والفقير فالمنذور به بان قال لله علي ان اضحي شاة او بدنة او هذه الشاة او هذه البدنة ... يستوي فيه الغني والفقير. رد المحتار ج ۶ ص: ۳۲۱، ط: سعيد. بدائع الصنائع ج ۵ ص: ۶۱، كتاب التضحية، ط: سعيد.

(۳) قال في البدائع: ولو نذر ان يضحي شاة وذلك في ايام النحر وهو موسر فعليه ان يضحي بشاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء. رد المحتار ج ۶ ص: ۳۲۱، ط: سعيد. بدائع ج ۵ ص: ۶۳، كتاب التضحية، ط: سعيد.

(۴) والدليل عليه ما روي عن رسول الله ﷺ انه ساق مائة بدنة فنحر منها نيفا وستين بيده الشريفة عليه الصلاة والسلام ثم اعطى المدية سيدنا عليا رضي الله عنه فنحر الباقي. بدائع ج ۵ ص: ۶۹، فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية، ط: سعيد. البحر الرائق ج ۸ ص: ۱۷۹، ط: سعيد.

عام طور پر دو جانوروں کی قربانی کرتے تھے۔(۱)

مہر اور قربانی

☆..... اگر کوئی عورت نصاب کی مالک نہیں، لیکن اس کا مہر (موجل) نصاب سے زیادہ شوہر کے ذمہ ہے جو ابھی تک عورت کو نہیں ملا تو عورت اس مہر کی وجہ سے صاحب نصاب نہیں ہوگی، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆..... اگر عورت کا حق مہر معجل ہے اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی اور اس عورت پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

میت کی طرف سے قربانی کرنا

☆..... میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، اور میت کو ثواب ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دنبہ اپنی طرف سے قربانی کرتے تھے اور ایک دنبہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔(۴)

---

(۱) وانه صح ان رسول الله ﷺ كان يضحي كل سنة بشاتين ... هندية ج:۵ ص:۲۹۵. بدائع ج:۵ ص:۶۰ ط: سعيد. عن انس بن مالك قال ضحى رسول الله ﷺ بكبشين املحين اقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر ووضع رجله على صفاحهما، مشكوة ص:۱۲۸، الفصل الثاني. [illegible] رواه ابوداؤد ج:۲ ص: [illegible] باب ما يستحب من الضحايا، ترمذي ج:۱ ص: [illegible] باب في الاضحية بكبشين.

(۲) والمرأة [illegible] ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۲ ط: سعيد، البحر ج:۸ ص:۱۷۴ ط: سعيد، وفي الهندية: [illegible] فالمرأة لا تعتبر موسرة بالمؤجل [illegible] هندية ج:۵ ص:۲۹۲

(۳) والمرأة موسرة بالمعجل لو الزوج مليا، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۲ ط: سعيد، وفي الهندية: والمرأة تعتبر موسرة بالمهر اذا كان الزوج مليا في المعجل الذي [illegible] هندية ج:۵ ص:۲۹۲.

(۴) قال في البدائع: لان الموت لا يمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶ ط: سعيد [illegible] بدائع ج:۵ ص:۷۲ فصل واما شرائط جواز اقامة الواجب ط: سعيد۔

☆......میت کی طرف سے قربانی کرنے کے دو طریقے ہیں۔(۱)

(۱) میت کے نام پر ایک حصہ قربانی کیا جائے۔

(۲) قربانی کرنے والا اپنی واجب قربانی کے علاوہ ایک اور قربانی کرے یا حصہ لے اور اس کا ثواب میت کو پہنچائے دونوں صورتیں صحیح ہیں۔(۲)

میت کی طرف سے قربانی

☆......میت کی طرف سے قربانی کرنے کی دو صورتیں ہیں اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی تو اس گوشت کو صدقہ کردینا ضروری ہے، گوشت مالداروں کے لئے کھانا جائز نہیں ہے۔

اور اگر میت نے قربانی کیلئے وصیت نہیں کی بلکہ ورثاء اور رشتہ داروں نے اپنی خوشی سے میت کے لئے قربانی کی ہے تو اس کا گوشت مالدار اور فقیر سب کھا سکتے ہیں، تمام گوشت صدقہ کرنا لازم نہیں۔ بلکہ جس قدر چاہے صدقہ کرے اور جس قدر چاہے خود رکھے سب جائز ہے۔(۳)

۔ وعن حنش قال رأيت عليا يضحي بكبشين فقلت له ما هذا فقال ان رسول الله ﷺ أوصاني أن أضحي عنه فأنا أضحي عنه. رواه ابوداؤد ج۲ ص۳۰ ط: حقانيه والترمذي ج۱ ص۲۷۵ باب في الاضحية بكبشين ط: سعيد. مشكوة ص:۱۲۸، الفصل الثاني ط: قديمي كتب خانه.

(۱) قال في الملتقط ... على ... الاضحية ... مرقاة المفاتيح ج۳ ص۳۰۹، باب الاضحية - ط: امداديه ملتان

(۲) ولو كان احد الشركاء ممن يضحي عن ميت جاز. بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل في ... ط: سعيد.

(۳) (قوله عن ميت) أي لو ضحى عن ميت وارثه بأمره ألزمه بالتصدق بها وعدم الأكل منها. وإن تبرع بها عنه له الأكل لأنه يقع على ملك الذابح والثواب للميت. شامي ج۶ ص:۳۲۶، ۳۲۵، قبيل كتاب الحظر والإباحة، ط: سعيد.

نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

ماں باپ پر نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں مستحب ہے اگر قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا نہیں کرے گا تو گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

نابالغ کا ذبیحہ

اگر نابالغ بچہ جانور ذبح کر سکتا ہے اور "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر اس نے جانور ذبح کیا تو ذبیحہ جائز ہے اور گوشت کھانا حلال ہے۔(۲)

نابینا کا ذبیحہ

ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا بینا ہونا شرط نہیں، مسلمان نابینا کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اور گوشت کھانا جائز ہے، اگرچہ بینا سے ذبح کرانا بہتر ہے تاکہ وہ ذبح کے کمال اور نقصان کو دیکھ کر معلوم کر سکے۔(۳)

نحر

اونٹ میں نحر سنت ہے اور نحر سینے کے بالائی حصے کے قریب گردن کے نچلے حصہ

---

(۱) وفي الولد الصغير عن أبي حنيفة روايتان في ظاهر الرواية يستحب ولا يجب بخلاف صدقة الفطر، فتاوى الغني على هامش الهندية، كتاب الأضحية فصل في صفة الأضحية ووقتها ج ۳ ص ۳۳۲، طحطاوي ج ۵ ص ۲۹۳، شرائط الوجوب بدائع ج ۵ ص ۶۴، فصل في شرائط الوجوب، تكملة فتح القدير ج ۸ ص ۴۲۸، شامي ج ۶ ص ۳۱۵، طحطاوي على الدر ج ۴ ص ۱۶۶۔

(۲) وتحل ذبيحتهما سواء كان الذابح مسلما أو امرأة أو صبيا يعقل التسمية والذبح ويقدر، وفي الجوهرة لا تؤكل ذبيحة الصبي الذي لا يعقل والمجنون والسكران الذي لا يعقل، الفقه الإسلامي وأدلته ج ۴ ص ۲۹۰۔

(۳) ولا يشترط كون الذابح مبصرا، الفقه الإسلامي وأدلته ج ۴ ص ۲۹۶، بدائع ج ۵ ص ۴۶، فصل في بيان شرط حل الأكل في الحيوان، هندية ج ۵ ص ۲۸۵ الباب الأول۔

تیز دھار چھری سے ذبح کر کے گردن کی رگوں کا کاٹنا۔(۱)

ناخن

قربانی کرنے والے کیلئے مستحب ہے کہ عشرہ، عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے ناخن کاٹے، قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کر کے عام لوگوں کی قربانی کے بعد ناخن کاٹیں گے تو وہ بھی ثواب سے محروم نہیں ہوں گے۔(۲)

ناک

جس جانور کی ناک نہیں، یا کٹ گئی ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۳)

---

(۱) والنحر فري الأوداج ... ومحله آخر الحلق ... [illegible] ولكنه يكره لأن السنة في الإبل النحر وفي غيرها الذبح ... لأن الله تعالى ذكر في الإبل النحر وفي البقر والغنم الذبح، فقال سبحانه وتعالى: "فصل لربك وانحر" قيل في التفسير أي انحر الجزور ... وقال الله عز وجل: "إن الله يأمركم أن تذبحوا بقرة"، وقال تعالى: "وفديناه بذبح عظيم"، بدائع ج۵ ص: ۴۱، فصل أما بيان شرط حل الأكل في الحيوان. أن أصحاب النبي عليه الصلاة والسلام ورضي الله عنهم كانوا ينحرون الإبل قياما معقولة اليد اليسرى الخ بدائع ج۵ ص: ۴۱ ... [illegible] ... بدائع ج ص: ۴۱، هندية ج۵ ص: ... كتاب الذبائح، البحر ج۸ ص: ۱۷۱، شامي ج۶ ص: ۲۹۴، كتاب الذبائح.

(۲) وعن أم سلمة قالت قال رسول الله ﷺ إذا دخل العشر وأراد بعضكم أن يضحي فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفي رواية فلا يأخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا وفي رواية من رأى هلال ذي الحجة وأراد أن يضحي فلا يأخذن من شعره ولا من أظفاره، رواه مسلم، رواه النسائي ... [illegible] ... مشكوة ص: ۱۲۷ ... [illegible] ... عند أبي حنيفة ... [illegible] ... [illegible] ... مرقاة المفاتيح باب الأضحية، ج۳ ص: ... [illegible].

(۳) ولا الجدعاء ... [illegible] ... هندية ج۵ ص: ۲۹۸ ... [illegible] ... البحر ج۸ ص: ۲۲۳ ... بدائع ج ... [illegible].

نام بدل بدل کر قربانی کرنا

بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ کسی سال اپنے نام سے قربانی کر لیتے ہیں اور کسی سال اپنی بیوی کے نام سے یعنی ہر سال نام بدلتے رہتے ہیں یہ صورت صحیح نہیں، اگر قربانی کرنے والا صاحب نصاب ہے تو اس کو اپنی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے، اگر اپنے نام سے نہیں کی، کسی دوسرے کے نام سے کر لی تو اس کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا، دوسرے کے نام سے قربانی کرنے سے اپنی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

نذر والی قربانی کا گوشت

نذر والی قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دینا واجب ہے، مالداروں کے لئے نذر کی قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے، اور نذر کرنے والا خود اور اس کے اصول اور فروع بھی نہیں کھا سکتے۔(۲)

---

(۱) تجب التضحية على حر مسلم موسر مقيم بصدقة الفطر عن نفسه لا عن طفله على الظاهر [illegible] ج۹ص:۴۵۷ ط سعید. وجميع ما ذكرنا من الشروط يستوي فيها الرجل والمرأة لأن الدلائل لا تفصل بينهما، بدائع ج۴ ص:۶۴، فصل في شرائط الوجوب ط سعید. وأما شرائط الوجوب منها اليسار وهو ما يتعلق به وجوب صدقة الفطر، كتاب الأضحية فتاویٰ هندیه ج۵ ص:۲۹۲ ط رشیدیه. لہٰذا اگر یہ صاحب نصاب ہے اور اپنی جگہ اپنی بیوی کی قربانی کرے تو اس کے ذمہ قربانی باقی رہے گی۔ [illegible] منها التضحي [illegible] فاتت [illegible] بعض الشاة [illegible] بالتصدق [illegible] هندیه ج۵ص:۲۹۳ ط رشیدیه.

(۲) ولا يأكل من لحم الأضحية هنا في الأضحية الواجبة والنذر [illegible] لم تكن [illegible] بالنذر [illegible] منها شيئا ولا يطعم غنيا سواء كان الناذر غنيا أو فقيرا لأن سبيلها التصدق [illegible] والمتصدق لا يأكل منها [illegible] المنذورة [illegible] رد المحتار ج۶ ص:۳۲۷، ط سعید وفي الهندية وأما في الأضحية المنذورة سواء كان من الغني أو الفقير [illegible] منها [illegible] ولا يأكل الغني فتاوی هندیه ج۵ ص:۳۰۰، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، ط رشیدیه

نشان

جس جانور کو زمین پر چلتے اور دوڑنے سے بدن پر زخم یا نشان پڑ گیا ہو اس کی قربانی درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی قربانی نہ کرے۔(۱)

نصابِ قربانی

"قربانی کس پر واجب ہے" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

نیت

مسئلہ: قربانی صحیح ہونے کے لئے قربانی کی نیت سے جانور خریدنا یا ذبح کرتے وقت قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

مسئلہ: قربانی کی نیت سے جانور خریدا لیکن ذبح کے وقت قربانی کرنے کی نیت کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی۔(۳)

نیت درست نہیں

مسئلہ: قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی نے ثواب کی نیت نہ کی بلکہ واجب ادا کرنے کی نیت کی، یا گوشت کھانے یا شادی کی دعوت کھلانے کی نیت کی تو

---

(۱) كل عيب يزيل المنفعة على الكمال أو الجمال على الكمال يمنع الأضحية وما لا يكون بهذه الصفة لا يمنع. [illegible]
فتاوى هندية ج۵ ص ۲۹۹ ط رشيديه. وفي الهداية: والصحيح أن يكون سليمًا عن العيوب الظاهرة. رد المحتار ج۶ ص ۳۲۳ ط سعيد. بدائع ج۵ ص ۷۵ ط سعيد

(۲) ولو اشترى شاة ينوي بها الأضحية وعن محمد في المنتقى إذا اشترى شاة ليضحي بها [illegible] الأضحية عند الشراء [illegible] فتاوى هنديه ج۵ ص ۲۹۳ ط رشيديه

(۳) [illegible] فتاوى هنديه ج۵ ص ۲۹۳ ط رشيديه. الباب الثاني في وجوب الأضحية بالنذر.